http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۳۰ شوال تا ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۳۹

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات کے جوابات

اِنسدادِ قادیانیت کے قوانین

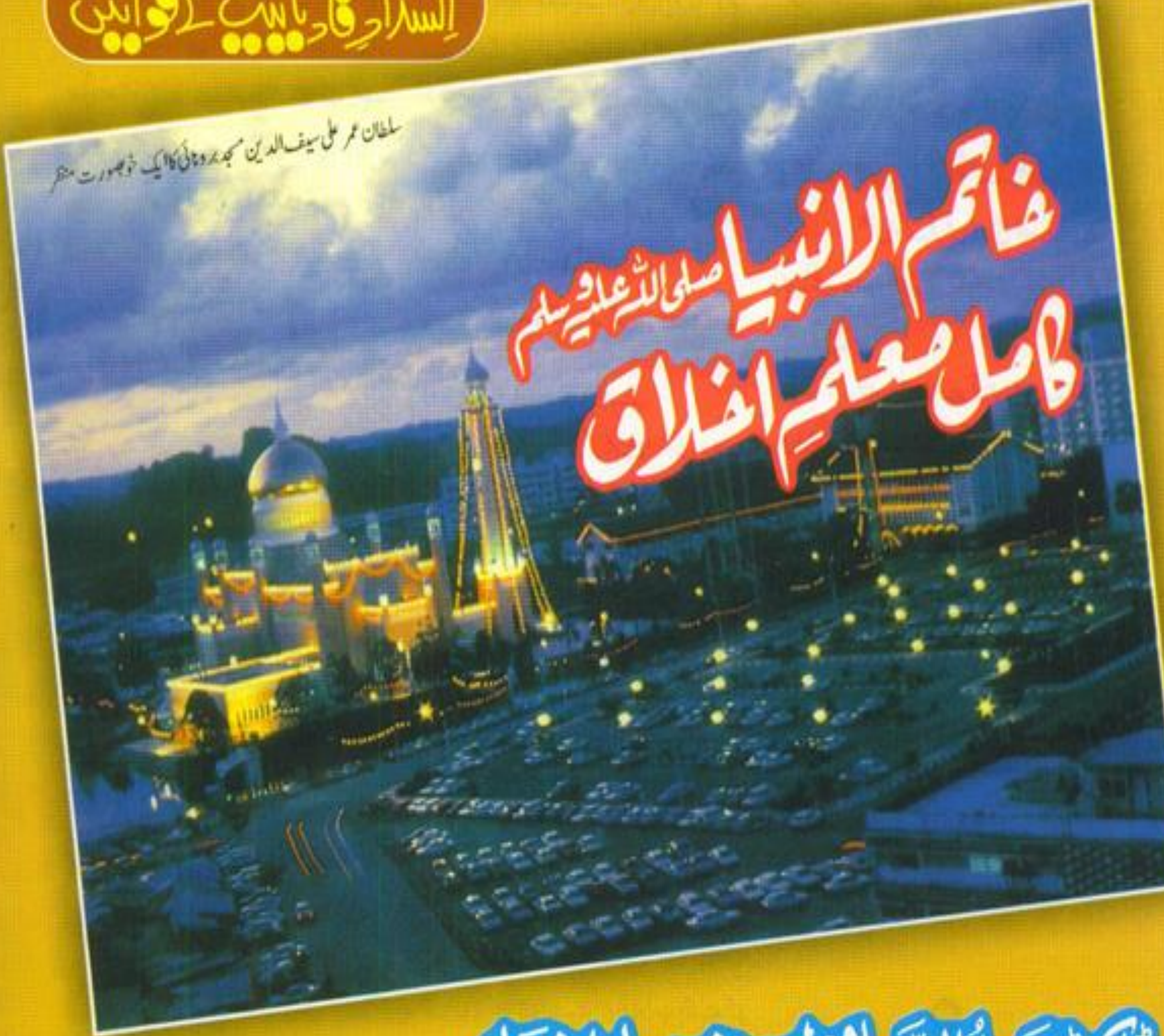

ڈاکٹر عبدالسلام اور نوبل انعام

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت بے ادبی ہے :

س......... عرض یہ ہے کہ مجھے ایک الجھن در پیش آئی ہے میں قرآن مجید اپنی بک شیلف کی نچلی دراز میں رکھتی ہوں اچانک میرے ذہن میں خیال ہوا ہے کہ صوفے کی سطح دراز سے اونچی ہے اس لئے نعوذباللہ کہیں قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہوتی ہو؟ دراز بند ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے ٹھیک سے بتائیں میں آپ کی بہت مشکور ہوں گی۔

ج......... قرآن مجید چونکہ الماری میں بند ہوتا ہے اس لئے بے حرمتی تو نہیں' مگر بہتر یہی ہے کہ اسے اونچا رکھ دیجئے۔

قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے؟

س......... قرآن کو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے لیکن اگر مکان ایک سے زائد منزلوں پر مشتمل ہو تو کیا قرآن کو نچلی منزل میں رکھنے سے اس کی بے ادبی نہیں ہوتی؟ جبکہ اوپر کی منزلوں میں لوگ چلتے پھرتے سوتے غرض ہر کام کرتے ہیں۔

ج......... نچلی منزل میں قرآن کریم کے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے :

س......... کیا قرآن شریف کے اوپر کوئی کاپی وغیرہ رکھ کر لکھنا چاہئے؟

ج......... کیا کوئی مسلمان جس کے دل میں قرآن مجید کا ادب ہو' قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھ سکتا ہے؟

ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآن کریم کی آیات آرہی ہوں :

س......... بسا اوقات لیٹ کر ٹی وی پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں اس دوران پاؤں بھی ٹی وی کی طرف ہوتے ہیں اور تخت ٹی وی سے اونچا ہوتا ہے اور قرآن شریف کی آیات ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں تو کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اور گناہگار کون ہوگا دیکھنے والا یا ٹی وی پروگرام دکھانے والا؟

ج......... یہ ایک نہیں بلکہ تین گناہوں کا مجموعہ ہے

(۱) ٹی وی دیکھنا بذات خود حرام ہے۔

(۲) اس حرام چیز کا قرآن کریم کیلئے استعمال حرام۔

(۳) قرآن کریم کے نقوش کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے' پروگرام دیکھنے اور دکھانے والے سب اس کے وبال میں شریک ہیں۔

دل میں پڑھنے سے تلاوت قرآن نہیں ہوتی زبان سے قرآن کے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے :

س......... اکثر قرآن خوانی میں لوگ خاص کر عورتیں تلاوت اس طرح کرتی ہیں جیسے اخبار پڑھتے ہیں' آواز تو در کنار لب تک نہیں ہلتے دل میں ہی پڑھتی ہیں ان سے کہو تو جواب ملتا ہے ہم نے دل میں پڑھ لیا ہے۔ مرد تلاوت کی آواز سنیں گے تو گناہ ہوگا؟

ج......... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا شرط ہے' دل میں پڑھنے سے تلاوت نہیں ہوتی۔

تلاوت کے لئے ہر وقت صحیح ہے :

س......... یہاں پر سعودی عرب میں اذان کے بعد اور ہر باجماعت نماز سے پہلے اکثر لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ جمعہ کے روز بھی ایسا ہوتا ہے کیا ان میں کسی خاص وقت کا خیال کئے بغیر ایسا عمل صحیح ہے؟

ج......... قرآن کریم کی تلاوت دن رات میں کسی وقت بھی منع نہیں ہر وقت تلاوت کی جا سکتی ہے۔

بغیر زبان ہلائے تلاوت کا ثواب نہیں' البتہ دیکھنے اور تصور کرنے کا ثواب ملے گا :

س......... بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں لیکن ہونٹ نہیں ہلاتے' دل میں خیال کر کے پڑھتے ہیں؟

ج......... تلاوت زبان سے قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے' اس لئے اگر زبان سے نہ پڑھے اور صرف دل میں خیال کرے تو تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔ صرف آنکھوں سے دیکھنے اور دل میں تصور کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

طلوع آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے؟

س......... جب سورج طلوع ہونے کا وقت ہو تب نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے' کیا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج......... اس وقت قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے۔

O

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۳۰ شوال تا ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ فروری ۹۹ | شمارہ ۳۹

بیاد :

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست : خواجہ خواجگان حضرت خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر : مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

آؤ! صاحبزادہ حافظ محمد عابد!.........	(اداریہ)	4
انسداد قادیانیت کے قوانین اور ہماری ذمہ داری	(شبان ختم نبوت خوشاب)	6
ڈاکٹر عبدالسلام اور نوبل انعام؟.........	(جناب منصور شاہد غزنوی)	9
حیات مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات کے جوابات	(مولانا محمد امین صفدر)	11
خاتم الانبیاء ﷺ کامل معلم اخلاق	(مفتی سید اکرام الرحمن)	18
اسلام میں ماں کے حقوق!.........	(جناب محمد سعید علوی)	24
اخبار ختم نبوت		25

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

مرکولیشن منیجر : محمد انور
قانونی مشیر : حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین : خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ : فیصل عرفان

بیرون ملک زر تعاون : امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ، ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

اندرون ملک زر تعاون : فی شمارہ : ۵ روپے
سالانہ : ۲۰۰ روپے ششماہی : ۱۱۵ روپے سہ ماہی : ۶۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر : جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر : حضوری باغ روڈ ملتان
فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس : 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ! صاحبزادہ حافظ محمد عابد!

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم .... تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

۱۵/ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ مطابق یکم فروری ۱۹۹۹ء کو ظہر کے بعد دفتر ختم نبوت کراچی میں مولانا نذیر احمد تونسوی نے خبر دی کہ لاہور سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ٹیلی فون پر اطلاع دی کہ امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب کے شیخ و مخدوم زادے اور خادم خاص اور محبوب رفیق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خاموش مجاہد و رکن مجلس شوریٰ' حضرت اقدس مخدومی و مکرمی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے محبوب' مولانا حضرت عزیز الرحمن جالندھری اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے رفیق' مبلغین ختم نبوت کے مئوید و مشفق' جاں نثاران ختم نبوت کے محبوب صاحبزادہ حافظ محمد عابد ہم سے رخصت ہو کر دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" یہ خبر سن کر یقین نہیں آرہا تھا' یہ خبر غلط ہے۔ اگر خبر میں صداقت ہوتی تو مرکز کی طرف سے اطلاع ملتی۔ لاہور سے خبر آنے کی بات سمجھ میں نہیں آئی' لیکن موت کی خبر میں کب صداقت نہیں ہوتی کہ یہ خبر جھوٹی ثابت ہوتی۔ یہ ایسی اٹل حقیقت ہے کہ قرآن مجید نے اس کے لئے اعلان کر دیا کہ جب وقت مقررہ آجاتا ہے تو ایک لحہ اس میں تقدیم ہوتی ہے اور نہ اس میں تاخیر کی گنجائش ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوتی ہے تو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا بہادر اور جری شخص جس سے شیطان بھی خوفزدہ ہو کر دور بھاگ جاتا تھا وہ فرمانے لگے کہ "اگر کسی نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔" لیکن موت ایسی اٹل حقیقت تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑا جب خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیات تلاوت فرمائی "محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس سے قبل بہت سے رسول اس دنیا سے رخصت ہو چکے اگر وہ انتقال فرما جائیں یا وہ راہ خداوندی میں شہید کر دیے جائیں تو کیا تم دین سے برگشتہ ہو جاؤ گے۔" حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے بعد فرمایا" جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا تو وہ سن لے کہ اللہ تعالیٰ حیی قیوم ہیں ان پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔" نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد امت پر ایسے اوقات آئے کہ ان کی ایسی محبوب شخصیات ان سے جدا ہوئیں کہ ان کو موت کی اٹل حقیقت بھول گئی وہ اس موت کا انکار کرنے لگے۔ میری زندگی میں یہ تیسرا واقعہ ہے کہ موت جیسی اٹل حقیقت کو بھی دل نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ پہلی دفعہ عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ عاشق رسول جاں نثاران ختم نبوت کے مخدوم و شیخ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس کے لئے بہترین صحت و عافیت کے ساتھ تشریف لے گئے' اجلاس میں بہت دیر تک کام انجام دیے اور اچانک ایک رات دل کا دورہ پڑا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے رخصت ہو گئے اور کراچی سے خوش و خرم روانہ کرنے والے لوگ دوسرے دن جب ان کی میت کو لینے پہنچے تو کئی دن تک یقین ہی نہیں آتا تھا کہ حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت ہم سے رخصت ہو چکی ہے۔ اسی طرح جانشین حضرت بنوری' مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہم اللہ علیہ نے ایک دن مشکوۃ شریف کی آخری حدیث شریف کا درس دیا۔ اطمینان سے کھانا وغیرہ کھایا رات گیارہ بجے اچانک ان کو دل کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال لے گئے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہم لوگوں کی نظروں کے سامنے ہمارے ہی ہاتھوں رخصت ہو گئے اور اپنے ہاتھوں سے غسل دیا اور تدفین کرنے کے باوجود کئی سالوں تک یقین نہیں آتا تھا کہ وہ ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔

یہی صورت حال آج پھر مجھے درپیش ہے کہ آج صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب کی وفات کو تیسرا دن ہے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم اور دیگر ہزاروں افراد نے ان کو اپنے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سپرد خاک کر دیا ہے لیکن میرا ذہن یہ بات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو رہا ہے کہ میرے سامنے اب صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب کا ہنستا مسکراتا اور ملاقات میں پر جوش انداز میں استقبال کرتا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ میری آنکھوں کے سامنے اتنی قربانی' خدمت اور محبت کے پیکر صاحبزادہ محمد عابد کی زندگی کا پورا منظر بار بار گھوم رہا ہے یہ تو یاد نہیں کہ صاحبزادہ صاحب سے کب پہلی ملاقات ہوئی لیکن اس شیخ زادے کو جب بھی شعور کی آنکھوں سے دیکھنا شروع کیا تو ان کو حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا' خانقاہ سراجیہ بہت پرانی اور معروف خانقاہ ہے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ سے بزرگی ٹپکتی تھی اور خود بخود ذکر اللہ کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ آپ کی ولایت کے لئے یہی کافی ہے کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم کے والد

محترم کی طرح ان کو حکم دیا کہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کی خدمت کریں اور اپنی مسند پر ان کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ وفات سے پہلے حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ نے صاحبزادہ محمد عابد کو حکم دیا کہ وہ ان کے شیخ زادے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی خدمت کو اپنا وطیرہ بنالیں۔ اس لئے شیخ زادے اور صاحبزادے ہونے کے باوجود صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب نے اس حکم کو حرز جان بنالیا اور اپنی صاحبزدگی' اپنی شیخ زادگی' اپنا نفس' اپنی شخصیت سب کو قربان کردیا اور بقول شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے تصوف نام ہے اپنے کو مٹا دینے کا' ایسا مٹایا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے شاہ ابو سعید کی یاد تازہ کردی' بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ صاحبزادہ محمد عابد صاحب شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے شیخ زادے ہیں اور اس خدمت کے جذبے کے ساتھ صاحبزادہ صاحب نے اپنے آپ کو خواجہ صاحب مدظلہ کے ساتھ لازم و ملزوم کردیا اور بقول حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جو وہ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ "اندھے کی لاٹھی" صاحبزادہ محمد عابد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے ساتھ حضرت مولانا گنگوہیؒ کے قول کا مصداق بن گئے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہو یا حج و عمرہ اور اصلاحی سفر صاحبزادہ محمد عابد صاحب تمام انتظامات کے ساتھ موجود اور کسی کو خبر بھی نہیں کہ کون انتظام کررہا ہے خاموش خدمت کی یہ مثال بہت ہی کم پائی جاتی ہے' تواضع وانکساری اتنی کہ کئی سالہ رفاقت میں کبھی بھی ان کو غصہ میں نہیں دیکھا سخت سے سخت حالات میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین ان کا خصوصی طرہ امتیاز تھا' اپنے شیخ اور مخدوم حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی رفاقت کی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاموں کے ساتھ خصوصی رغبت تھی اور ایک ایک مبلغ کے ساتھ خصوصی لگاؤ' ان کے حالات پر خصوصی توجہ دیتے۔ ضرورت کے مواقع پر خفیہ طور پر ان کی معاونت کرتے۔ دو سال قبل آپ نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ اکثر مبلغین غریب ہیں' حج اور عمرہ نہیں کرسکتے آپ ان کے لئے حج کا انتظام کریں' حضرت اقدس کے مشورہ سے پہلے سال دو اور گزشتہ سال تین اور اس سال بھی تین مبلغین حج کی سعادت حاصل کررہے ہیں اور انشاء اللہ یہ صدقہ جاریہ صاحبزادہ صاحبؒ کو قیامت تک پہنچتا رہے گا۔ حرمین شریفین سے آپ کو خصوصی لگاؤ تھا' حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم کے ہمراہ شعبان میں عمرہ کے لئے اور ہر سال حج کے لئے تشریف لے جاتے اور اس کے علاوہ ماہ رمضان المبارک میں بھی ہر سال تشریف لے جاتے۔ حرمین شریفین میں آپ پر ایک خاص کیفیت ہوتی کہ زیادہ وقت حرم میں گزارتے اور رو رو کر دعائیں کرتے کہ ہر سال کی حاضری نصیب ہو جائے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم سے بھی آپ کو خصوصی محبت تھی جہاں ملتے بے تابانہ گلے لگ جاتے' حضرت ہمیشہ خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے۔ اپنے والد محترم اور اپنے شیخ اور سلسلہ خانقاہ سراجیہ کے لئے بھی صاحبزادہ محمد عابد کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ہر اصلاحی مجلس میں مریدوں کے مسائل سننا ان کو بہترین مشورے دینا اور پھر حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے ان کے لئے دعائیں کرانا اور ضرورت کے وقت حضرت سے ہاتھ ملا کر ان کو تسلی دلانا بہت اہتمام سے کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر مرید سے ان کا خاص تعلق تھا اور یہ تمام کام دوستانہ انداز میں انجام دیتے۔ کہیں پر احساس تک نہیں ہوتا کہ یہ شخص اتنا بڑا فرد ہے جس کو شیخ المشائخ اور اکابرین کے ساتھ کئی نسبتیں حاصل ہیں۔ اپنے حالات کا اخفا صاحبزادہ محمد عابد پر ختم تھا اور یہی وجہ ہے کہ باوجود طویل بیماری کے کسی کو یقین نہیں آتا کہ وہ انتقال کرگئے کیونکہ انہوں نے اپنی بیماری کو چھپایا ہوا تھا تاکہ نہ شیخ کو تکلیف ہو اور نہ ہی متوسلین کو رنج۔ گزشتہ انگلینڈ کا دورہ بہت اہمیت کا حامل تھا اس دورہ میں صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب شدید بیماری کے باوجود تشریف لے گئے اور اس طرح خدمت کرتے رہے۔ ایک مرتبہ کوئی چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو انہوں نے فرمایا پرہیز ہے' اس سے پتہ چلا کہ وہ تو جگر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تب ہمیں معلوم ہوا کہ جگر کی بیماری ہم سے ان کو دور لے جائے گی۔ صاحبزادہ محمد عابد صاحب تشریف لے گئے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے تنہا چھوڑ گئے۔ ان کے انتقال پر میری ذات کے لئے تو اس لئے زیادہ صدمہ ہے کہ میرے لئے خصوصی دعا کرتے لیکن ختم نبوت کے تمام رفقا اور اکابرین کے لئے یہ عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب کے درجات عالیہ بلند فرمائے۔ (آمین)

﴿تفصیلی مضمون آئندہ ملاحظہ فرمائیں' مفتی محمد جمیل خان﴾

قاری فیض اللہ چترالی کے سسر کی رحلت!

مدرسہ امام محمد کے بانی جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص کارکن قاری فیض اللہ چترالی کے سسر محترم مولانا سعید صاحب انتقال فرماگئے۔ مرحوم بنوری ٹاؤن کے فاضل مولانا حبیب اللہ مختارؒ کے ساتھی تھے۔ حضرت مولانا بنوری صاحبؒ سے خصوصی تعلق تھا۔ ساری زندگی امامت و خطابت میں حق گوئی کرتے ہوئے گزاردی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ﴿آمین﴾

انسداد قادیانیت کے قوانین

(شبان ختم نبوت بگڑوالی' خوشاب)

برادران اسلام! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے تاجدار ختم نبوت حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس اور شان ختم نبوت کا پرچم بلند رکھنے کے لئے بے مثال قربانیاں دیں۔ انگریزوں کے خودکاشتہ پودے مرزا قادیانی ملعون کے ایجاد کردہ مذہب کا جھوٹ وفریب تمام عالم پر آشکارا کردیا اور ثابت کردیا کہ قادیانی گروہ زندیقین اور مرتدین کا امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ محض اسلام دشمنوں کی تائید و حمایت سے پرورش پانے والا اسلامی تعلیمات کو خود ساختہ مفاہیم دینے والا ملت اسلامیہ کی وحدت کو تباہ کرنے والا اور توہین ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی نظریات پھیلانے والا اسلام کے باغیوں اور ملت اسلامیہ کے غداروں کا گروہ ہے' مگر ابھی اس گروہ کے مکروہ عزائم کو روکنے کے لئے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

حکومت پاکستان نے سرکاری طور پر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دیا تمام عالم اسلام اس کی تائید میں قادیانی گروہ کو خارج از اسلام قرار دے چکا ہے اور دنیا کے ہر مقام پر اس مرتد گروہ کا احتساب جاری ہے' حکومت پاکستان نے اس غدار ملت گروہ کے فریبانہ ہتھکنڈوں سے عوام الناس کو محفوظ رکھنے کے لئے متعدد اقدامات اٹھائے جبکہ ملک کے تمام ہائی کورٹس' سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت نے قادیانی مرزا ملعون کے پیروکاروں کی گمراہ کن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے قابل تحسین فیصلے کئے اور مرزا ملعون کے نظریات کو سلمان رشدی سے زیادہ شرانگیز قرار دیا ان تمام اقدامات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> مرزا قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کی ہرزہ سرائی اس لئے سامنے لائی جاتی ہے کہ ملت اسلامیہ کے غیور سپوتوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ "فتنہ قادیانیت" محض قلم و قرطاس کی دنیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے ختم نہیں ہو گیا بلکہ وہ اپنی تمام تر شرانگیزیوں کے ساتھ پہلے کی طرح موجود ہے اور ابھی مسیلمہ کذاب کے جانشینوں کے تعفن سے کرۂ ارض کو پاک کرنا باقی ہے............ (مدیر)

☜ مرزا ملعون کے تمام پیروکار غیر مسلم ہیں (فیصلہ قومی اسمبلی و تمام اعلیٰ عدالت ہائے پاکستان)

☜ مرزا قادیانی ملعون کے پیروکار اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے مذہب کو بطور اسلام پیش کر کے لوگوں کو اس کی دعوت دے سکتے ہیں۔ (انسداد قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۸ اگر ایسا کریں تو انہیں تین سال سزائے قید ہوگی)

☜ مرزا ملعون قادیانی کے تمام پیروکار زبانی یا تحریری کسی بھی انداز میں اسلامی القابات' شعائر خطابات استعمال نہیں کر سکتے۔ اپنے مذہب کے کسی فرد کو صحابی' امیر المومنین' اہلبیت وغیرہ کے القابات سے کسی بھی حوالے سے نہیں پکار سکتے نہ ہی اپنے عبادتگاہوں کو مسجد کا نام دے سکتے ہیں اور نہ ہی اذان یا اس جیسا کوئی اسلامی طریقہ اختیار کر کے عوام الناس کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ اگر ایسا کریں تو انہیں تین سال سزائے قید ہوگی۔ (انسداد قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء تعزیرات پاکستان دفعہ ب ۲۹۸)

ان خصوصی قوانین کے علاوہ قادیانی مذہب اور اس کے پیروکاران قوانین کی زد میں بھی آتے ہیں۔

☜ ایسے افعال جس سے کسی مذہب عقائد کی توہین کر کے بے حرمتی کی جائے' سزائے قید دس سال جو اس جرم کا مرتکب ہو (تعزیرات پاکستان دفعہ الف ۲۹۵)

قرآن پاک یا اس کے کسی اقتباس کی دانستہ بے حرمتی کرنا یا بے ادبی ۔ نا یا ! ـ کسی معیوب یا کسی غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرنا۔ (سزا عمر قید' جو اس جرم کا مرتکب ہو

تعزیرات پاکستان دفعہ ب ۲۹۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں زبانی یا تحریری طور پر یا نظر آنے والے نمونوں سے یا کسی اتہام' چالاکی یا کنایہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ گستاخی کرنا' توہین کرنا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبرک نام کی بے حرمتی کرنا' اس جرم کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے گی۔(پ ۲۹۵)

ان تمام اقدامات کے ساتھ ملت اسلامیہ پاکستان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ قرآن وسنت کو ملک کے سپریم لاء کے طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے' اب ان تمام قوانین کو ذہن نشین کرکے ایک لمحے کے لئے اس حقیقت پر غور فرمائیں کہ کیا قادیانی ملعون کے پیروکار توہین اسلام' توہین رسالت اور توہین قرآن سے باز آگئے ہیں؟

☜ کیا مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے تمام پیروکاروں نے ملک پاکستان کے قوانین کی اطاعت کرتے ہوئے اور ملت اسلامیہ کے فیصلے کو قبول کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلیا ہے؟

☜ کیا قادیانی گروہ زندیقین نے اسلامی اصطلاحات و القابات و شعائر کا استعمال ترک کرکے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا چھوڑ دیا ہے؟

☜ کیا مرزا ملعون کے پیروکاروں نے اپنے شیطانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنا چھوڑ دیا ہے؟

☜ کیا مرزا ملعون کے پیروکاروں نے مرزا قادیانی ملعون کی کتب اور اپنے دیگر تمام لٹریچر سے توہین رسالت پر مبنی مواد خارج کردیا ہے؟

ان تمام سوالات کا جواب "نہیں" کی صورت میں ہے۔ ہم صرف قانون کی کتب میں انسداد قادیانیت کے اقدامات درج کراکے مطمئن ہوگئے ہیں کہ شاید اس طرح فتنہ قادیانیت کا سدباب ہوگیا ہے' مگر اسلام دشمنوں کی امداد سے چلنے والا قادیانی مشن رات دن اسلام سے بغاوت اور توہین رسالت (ﷺ) پر مبنی مذہب کے پرچار میں مصروف ہے۔ جس کے لئے اب انہوں نے روایتی طریقوں سے ہٹ کر ابلیس کی طرف سے عطا کردہ جدید گمراہ کن حربوں سے افراد ملت اسلامیہ کو مرتد بنانا شروع کررکھا ہے۔ جب تک آپ انسداد قادیانیت کے قوانین کا اطلاق کراکر قادیانیوں کی سرگرمیوں کو نہیں روکیں گے' اس وقت تک آپ کی ایمانی ذمہ داریاں مکمل نہیں ہوجاتیں۔

کبھی آپ نے اس حقیقت پر غور فرمایا!

☜ جب کوئی شخص قادیانی مذہب قبول کرتا ہے تو وہ اسی لمحے اس کائنات کے سب سے بڑے جرم یعنی توہین رسالت (ﷺ) کا مرتکب ہوجاتا ہے' اس لئے کہ مرزا قادیانی ملعون کے سارے نظریات اور سارا مذہب ہی سراپا توہین رسالت (ﷺ) ہے۔ مرزا ملعون کے ان الفاظ پر غور فرمائیں مثلاً:

☜ "جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (ﷺ) میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ۱۷۱)

اللہ تعالیٰ معاف فرمائے' نقل کفر کفر نہ باشد' یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اہل علم پر ظاہر ہے اور دیگر حضرات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو حضور محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا قرار دیتا ہے اور جس کے پیروکار اس کی اسی توہین رسالت (ﷺ) کی تصدیق کرتے ہوئے اس کے ساتھ وفاداری کا دم بھرتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو اور ان کے مذہب کو اسلامی ریاست میں کوئی مقام دیا جاسکتا ہے' جس کے ذریعے وہ اہانت رسول (ﷺ) پر مبنی نظریات پھیلاتے رہیں؟ قطعاً نہیں یہ تو صرف ایک مثال ہے' مرزا ملعون کی تمام کتب اور اس کے بعد آنے والے اس گروہ زندیقین کے تمام رہنماؤں کی کتب میں یہ مواد موجود ہے جو مرزا ملعون کے اس بکواس و جھوٹے دعوئی کو وضاحت سے بیان کرنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس تمام مواد کا خلاصہ یہ ہے کہ:

☜ قادیان میں مرزا کی شکل میں اللہ کا رسول آیا (معاذاللہ) (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵)

☜ مرزا ملعون (خاکم بدہن) رسول کریم ﷺ سے شان میں نہ صرف برابر ہے بلکہ کئی لحاظ سے اعلیٰ ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱'۱۷۷)

☜ دین اسلام کی اشاعت حضور پاک ﷺ نہ کرسکے لیکن مرزا ملعون نے مکمل کی۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۷۷)

☜ مرزا ملعون نے حضور پاک ﷺ سے زیادہ معجزے (نشانات) دکھائے۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱)

☜ رسول کریم ﷺ سے (معاذاللہ) کئی غلطیاں سرزد ہوئیں اور انہیں کئی الہامات کی سمجھ نہ آئی (ازالہ الاوہام لاہوری)

☜ انسان ہر مقام پر پہنچ سکتا ہے حتیٰ کہ

حضرت محمد ﷺ سے بھی آگے جا سکتا ہے۔ (اخبار الفضل ۱۷/۱/۱۹۲۲ء)

☜ مرزا قادیانی ملعون اصل میں حضرت محمد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (ملفوظات مرزا قادیانی جلد سوم ص ۲۰۷ و کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

قلم تھر تھرا رہا ہے اور دل پھٹ رہا ہے' مگر مجبوراً عوام الناس کی آگاہی کے لئے مرزا ملعون اور اس کے پیروکاروں کی یہ ہرزہ سرائی اس لئے سامنے لائی گئی ہے کہ ملت اسلامیہ کے غیور سپوتوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ فتنہ قادیانیت محض قرطاس و قلم کی دنیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے ختم نہیں ہو گیا بلکہ وہ اپنی تمام شر سامانیوں کے ساتھ پہلے کی طرح موجود ہے اور ابھی آپ کی غیرت کا امتحان باقی ہے' جس نے مسیلمہ کذاب کے جانشین مرزا قادیانی ملعون کے ان توہین سے لبریز نظریات پھیلانے والے گروہ زندیقین کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہم نے جو اوپر مرزا ملعون کے توہین رسالت (ﷺ) پر مبنی نظریات کا خلاصہ پیش کیا ہے یہ مکمل طور پر اس کی اصل کتب کے حوالوں کے ساتھ موجود ہے جسے بوقت ضرورت پیش کیا جا سکتا ہے۔ اب سوچنے کی یہ بات ہے کہ :

☜ کیا مرزا ملعون کے پیروکار بھی مرزا ملعون کے ان تمام نظریات کو مبنی بر توہین رسالت سمجھتے ہیں ؟ .

☜ یقین فرمائیں یہ بالکل نہیں' بلکہ مرزا ملعون کا پیروکار بننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس نے ہر اس بات کو حق اور سچ تسلیم کر لیا ہے جو مرزا ملعون نے بیان کی ہے' مرزا ملعون اور اس کے جانشینوں کی تمام کتب جن میں یہ توہین رسالت کا مولو جاتا ہے ہر روز قادیانیوں کے مراکز پر پڑھائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ آپ کے شہروں میں مختلف مکارانہ طریقوں سے آپ کی جاہل اور دین سے بے خبر نوجوان نسل کو کبھی جنسی تحریص دے کر اور کبھی منشیات کا عادی کر کے اور کبھی غیر ممالک لے جانے کا جھانسا دے کر اپنے مراکز پر لے جاتے ہیں اور ان کے دلوں سے ایمان کی بچی کچی روشنی ناپید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اپنی جنم بھومی برطانیہ سے آنے والی شیطان قادیان کی کفر وارتداد سے لبریز آواز اور زندیقیت و ابلیسیت کی شاہکار تصویر ٹی وی پر دکھا کر انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

ان تمام حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک غیرت مند مسلمان اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ مرزا قادیانی کا توہین رسالت (ﷺ) پر مبنی مذہب جب تک موجود ہے' توہین رسالت کا مسلسل ارتکاب ہو رہا ہے جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ پ تو یہ کہہ رہی ہے کہ "جو کوئی زبانی یا تحریری یا کسی بھی انداز سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اس کی سزا موت ہے۔" لیکن ذرا غور فرمائیں ان لوگوں کے خلاف عملاً کیا کیا گیا ہے ؟ کیا اس سے بھی بڑھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو سکتی ہے کہ :

☜ ایک شخص اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی قرار دے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا مجموعہ اپنے آپ کو کہلائے۔

☜ اپنے آپ کو آخری نبی قرار دے اور اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ معجزات دکھانے والا قرار دے۔

☜ اپنے آپ کو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پر ظاہر قرار دے اور یہ سب دعوے کر کے مسلمانوں کو انگریز کی اطاعت کرنے کی دعوت دے۔

اور ایک گروہ ان تمام نظریات کو اسلام کے طور پر اسلامی سلطنت میں پیش کرتا رہے ؟ اسلام ایسے غیر مسلموں کو تو اپنے نظریات اپنی عبادتگاہوں میں پیش کرنے یا اپنے مخصوص انداز میں عبادت کرنے کی اجازت دیتا ہے' جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر فریبانہ طریقہ سے اپنے کفر کو نہیں پیش کیا بلکہ وہ تو علانیہ طور پر اسلام اور اہل اسلام کی روش سے الگ عقائد و اعمال کے علمبردار ہیں اور صریحاً کافر ہیں' لیکن جو لوگ بظاہر اہل اسلام کا روپ اختیار کریں اور پھر اہانت رسول ﷺ پر مبنی مذہب کو بطور اسلام پیش کریں تو انہیں اسلامی ریاست یا امت مسلمہ کیسے برداشت کر سکتی ہے ؟ یہ تو صریحاً اسلام سے بغاوت ہے اس کے علمبرداروں کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو اسلامی ریاست کے باغیوں کے ساتھ ہوتا ہے حیرانی اس بات پر ہے کہ حکومت نے اس سراپا توہین رسالت ﷺ مذہب کی سرگرمیوں سے آنکھیں کیوں بند کر رکھی ہیں۔ ان حالات میں تمام مسلمان بھائیوں کی ذمہ داری ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے بے خبر نہ ہو جائیں' وہ آپ کے ملک کو کمزور کرنے اور آپ کو باہم لڑانے کی سازش میں مصروف ہیں اس لئے کہ :

☜ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان سے غافل نہ ہوں۔

☜ وحدت ملت اسلامیہ کے عظیم رشتے

باقی صفحہ ۱۰ پر

منصور شاہد غزنوی

ڈاکٹر عبدالسلام اور نوبل انعام

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا تعلق کائنات کے اس بدترین گروہ سے ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر غدار ملت اور بدترین لعنتی شخص مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا۔ مرزا قادیانی کا شمار انگریز حکومت کے نمک خواروں میں ہوتا تھا اور اس حکومت ہی کی حفاظت میں یہ لعنتی شخص جعلی نبی بنا۔ انگریزوں کا مرزا قادیانی پر نبوت اتارنے کا بڑا اور بنیادی سبب یہی تھا کہ مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد کو ختم کردیا جائے خود مرزا قادیانی کے بقول:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

یہی مرزا قادیانی تھا جس نے انگریزوں کی ناپاک حکومت کی موجودگی کو اولی الامر بتایا اور رحمت کا سایہ کہا۔ اس لعنتی شخص پر ملکہ وکٹوریہ اور انگریزی سلطنت کی تائید میں وحی آیا کرتی تھی مرزا نے انگریز حکومت کے خلاف جہاد کرنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کا باغی، حرامی اور بدکردار قرار دیا۔

پاکستان بننے کے بعد انگریز حکومت کے اثرورسوخ کی وجہ سے ملک کے اہم ترین پروپیگنڈے کا یہ نتیجہ ہوا کہ کافی سارے ہم وطن لوگ، ہمارے عرب بھائی اور دوسرے ممالک کے حضرات جو عبدالسلام قادیانی کے مذہب سے واقف نہیں تھے اس کو حقیقتاً مسلمان سمجھنے لگے۔

اس پروپیگنڈے کا مقصد ظاہر تھا کہ اگر عبدالسلام قادیانی "مسلمان" ہے تو پھر باقی قادیانی بھی اس کے ہم مذہب ہونے کے حوالے سے "پکے مسلمان" ہیں۔

حالانکہ قادیانی جماعت وہ جماعت ہے جو یہودیوں کی ناجائز اولاد ہے اس کا واضح ثبوت

قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا

اسرائیل میں قادیانیوں کے مذہبی دفاتر اور مشن ہیں یہ گروہ ان خبیث اور ذلیل ترین لوگوں پر مشتمل ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اس جماعت کی مشہور بدنام زمانہ مبلغہ عاصمہ جہانگیر یہودیوں کی ایجنٹ ہے اور یہ ذلیل عورت وطن عزیز کے خلاف پروپیگنڈہ کی بہت ماہر ہے۔ جہاد کشمیر یا طالبان کی مخالفت میں بھونکنا ہو یا پاکستان ایٹمی دھماکے کے خلاف زہر اگلنا ہو یا فخر ملت فخر وطن ڈاکٹر عبدالقدیر کے پتلے جلانے ہوں یا حقوق انسانی کی تنظیموں کی آڑ میں مسلمان لڑکیوں کی عزتوں کے سودے کرنے ہوں یا اسرائیل کو تسلیم کرانے کا چکر ہو یا گستاخان رسول بھٹیوں کا مقدمہ لڑنا ہو اور انہیں بے گناہ قرار دینا ہو یہ تمام کارنامے اس ذلیل عورت کے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو نوبل انعام ملنے پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے تبصرہ کیا۔ عہدے قادیانیوں کے حصے میں آئے۔ جنہوں نے پاکستان کی خدمت کرنے کی بجائے سرکاری خزانے سے قادیانیت کی خوب خدمت کی۔ لوگوں کو نوکریوں، لڑکیوں اور روپے کے لالچ میں خوب مرتد بنایا گیا۔

قادیانیوں کے اسلام دشمن نظریات کی بنا پر پوری ملت اسلامیہ انہیں مرتد اور اسلام سے خارج سمجھتی ہے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر بھی انہیں غیر مسلم قرار دے دیا۔ یہ واقعہ قادیانیت پر ایک کاری ضرب تھا، جس سے قادیانیت کے جراثیم پھیلنے کے راستے ایک حد تک بند ہو گئے تھے اور پوری دنیا میں ان کا مذہب بھی بے نقاب ہو گیا تھا تو قادیانی اور یہودی لابی ایک عرصے سے اس کوشش میں تھی کہ قادیانیوں کے ماتھے سے سیاہی کا یہ داغ کس طرح مٹایا جائے اور اس گروہ کو دوبارہ اسلام سے کس طرح جوڑا جائے۔ چنانچہ یہودی لابی نے اپنے نمک خواروں کے مسئلہ کا جو حل نکالا وہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو دیے جانے والے نوبل انعام کی صورت میں سامنے آیا ایک مخصوص پروگرام کے تحت پوری دنیا میں اس نام کی تشہیر کی گئی اور اس قادیانی کو مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان قرار دے کر "اسے مسلمان سائنس دان" باور کروانے کی کوشش کی گئی۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے اس نوبل انعام کو اپنے نبی "مرزا قادیانی" کا معجزہ قرار دیا کہا

"میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کا غلام ہوں پھر مسلمان ہوں پھر پاکستانی"

اس طرح یہ نوبل انعام نظریات کی بنیاد پر دیا گیا ہے ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۴ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے یہودی چاہتے تھے کہ آئن اسٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔" (ہفت روزہ چٹان ۶ فروری ۱۹۸۶ء)

جب ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں زبردست تحریک کے بعد کافر قرار دیا گیا تو ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان چھوڑ کر برطانیہ چلا گیا اور پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف خوب زہر اگلا اس فیصلے کے کچھ عرصہ بعد پاکستان میں ایک بہت بڑی سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت نامہ بھیجا تو اس قادیانی نے انتہائی غصے سے کہا:

"میں اس لعنتی ملک میں قدم رکھنا نہیں چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم (قادیانی ترمیم) واپس نہ لی جائے۔"

یہ جواب سن کر وزیر اعظم سمیت پوری پاکستانی قوم میں شدید غصہ کی لہر دوڑ گئی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بھارت سے انتہائی حساس رابطے تھے وہ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف تھا اور ہندوستان کو ہر نیا اسلحہ بنانے پر پوشیدہ مبارکباد بھیجا کرتا تھا۔ اس ملت دشمن اور وطن دشمن کو آج ایک خطرناک سازش کے تحت ہیرو بنا کر نصابی کتب میں شامل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اخبارات کے مطابق محکمہ ڈاک نے بھی اس غدار ملت پر ڈاک ٹکٹ جاری کر دیا ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے التماس کرتے ہیں کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی عظمت و عزت بر تر ہے یا پھر عبدالسلام قادیانی اور اس کے پرائمری فیل نبی کی؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اس مرزائی گروہ کو تو سر عام چوکوں پر لٹکانا چاہیے۔ اگر حکومت ایسا نہیں کر سکتی تو اس لعنتی قادیانی گروہ کو لگام دے کہ یہ واجب القتل گروہ ہمارے مسلمانوں کا ایمان خراب نہ کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو نبی کا گستاخ نہ بنائیں۔

ورنہ..... وہ دن دور نہیں جب ملت اسلامیہ کا ایک ایک فرد غازی علم الدین شہید کی روایت کو زندہ کرتے ہوئے قانون اپنے ہاتھ میں لے کر اس گستاخ رسولؐ گروہ (جو نہ صرف گستاخ رسولؐ ہے بلکہ ملک و قوم کا غدار بھی ہے) کے ایک ایک فرد کو واصل جہنم کرے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

○

بقیہ: انسداد قادیانیت

کو مزید مضبوط بنائیں اور فرقہ بندی کی حوصلہ شکنی کریں۔

☜ جو قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا اسلامی شعائر کا استعمال کر کے اپنے ارتداد کو اسلام کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرے' اذان دے' مکان پر کلمہ لکھے یا اپنے کسی سربراہ کو اسلامی خطاب سے پکارے یا جو قادیانی ملعون کسی مسلمان کے سامنے اپنے مذہب کو بطور اسلام پیش کر کے اس کا پرچار کرے۔

☜ جو قادیانی مسلمانوں کی کسی عبادت گاہ میں آئے مسلمانوں کے قبرستانوں میں کوئی مردہ دفنانے کی کوشش کرے یا مسلمانوں کو جنازے میں شامل ہونے کی دعوت دے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

☜ اگر قانون نافذ کرنے والے اداروں میں سے کسی فرد یا سماجی شخصیت کی طرف سے قادیانیت کے خلاف آپ کی قانونی کارروائی کی راہ میں کوئی رکاوٹ ہو تو براہ راست ضلع کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کریں۔

☜ اپنے رشتہ داروں اور اہل محلہ کو خصوصاً اور روز محشر حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سرخرو ہونے کے لئے کسی بھی خوف یا لالچ کو نظر انداز کر کے ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ وہ دن جلد آنے والا ہے جب قرآن و سنت کے فیصلے کے مطابق فتنہ قادیانیت کا اس زمین پاک سے مکمل صفایا کر دیا جائے گا۔

تمام غیور مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف قانونی سرگرمیوں پر گرفت فرمائیں' اگر قادیانی اسلامی شعائر' اسلامی نام' اذان' کلمہ وغیرہ کا اظہار کریں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیں یا مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کرنے کی کوشش کریں یا اپنے لٹریچر تقسیم کریں یا مسلمانوں سے رشتہ داری قائم کرنے کی کوشش کریں تو ضلعی انتظامیہ' پولیس کو اس کی اطلاع دیں۔

☆☆☆..........☆☆☆

مناظر اہلسنت حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب زید مجدہم

حیات مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات کے جوابات

جناب مراد علی صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات پر ایک طویل خط لکھا' تمام سوالات کے مدلل جوابات حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب نے دیئے ملاحظہ فرمائیں: (ادارہ)

مطالبہ: بھائی مراد علی صاحب! جب مرزا قادیانی یہودیوں میں شامل ہو گیا اور وفات مسیح علیہ السلام کا قائل ہو گیا اور قرآن پر جھوٹ بولنے لگا کہ قرآن کی تیس آیات میں یہ یہودیوں والا عقیدہ درج ہے تو علمأ اسلام نے اس سے مطالبہ کیا کہ آپ صرف ایک آیت پیش کریں' جس کی تفسیر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی ایک صحابی یا کسی ایک مجدد یا کسی ایک مفسر نے یہ کی ہو جو تیرا عقیدہ ہے۔ تو ہم فی آیت آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے' مگر مرزا یہ قرض لے کر مر گیا اور ثابت کر گیا کہ وہ محض قرآن کا نام لے کر جھوٹ بولتا رہا' اب اس قادیانی سے ہی کہو کہ علمأ کے مطالبہ کو پورا کر دکھائے لیکن۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس تمہید کے بعد میں اب آپ کے کاغذات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں:

(۱)...... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے اور ۳۱۵ کتابیں...... اس سے پوچھیں یہ تعداد کس آیت یا کس صحیح حدیث میں ہے؟

(۲)...... ان میں سے دو آسمان پر اٹھائے گئے...... اس میں اعتراض کس پر ہے؟ تمام انبیأ ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہوئے' البتہ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

(۳)...... مسیح کے ۱۸۹۱ء سال بعد مرزا کو الہام ہوا کہ مسیح فوت ہو چکا...... آخر ۱۸۹۱ء سے پہلے لاکھوں خدا رسیدہ بزرگ گزرے ان میں سے کسی کو یہ الہام کیوں نہ ہوا؟

(۴)...... مرزا نے کہا کہ عیسائیوں کا خدا مار دو تو عیسائیت مٹ جائے گی...... یہ نہ قرآن کی بات ہے نہ حدیث کی' نہ کسی مجدد کی۔ مرزا کی اپنی بناوٹ ہے' یہ اعلان مرزا نے ۱۸۹۱ء میں کیا۔ مگر عیسائیت آج تک نہیں مٹی بلکہ اور ترقی پذیر ہے۔ معلوم ہوا کہ جھوٹوں کی بات واقعی جھوٹ ہوتی ہے۔ مرزا بھی مر گیا' مگر عیسائیت نہ مٹی۔ مرزا کا خلیفہ نورالدین بھی مر گیا' عیسائیت نہ مٹی' مرزا کا دوسرا خلیفہ عیسائیت کی ترقی سے بوکھلا اٹھا کہ:

"اس وقت ۱۹۳۱ء میں عیسائیوں کے ۲۸۸۶ مناد کام کر رہے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں روزانہ ۲۲۴ آدمی عیسائی ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے صرف دو درجن مبلغ ہیں۔" (الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۱ء ص ۵)

(۵)...... اگر خدا کے مارنے سے ہی عیسائیت مرے گی تو عیسائی تو تین خدا مانتے ہیں۔ مرزا نے عیسائیوں کے ایک خدا کو مارنے کے لئے قرآن پاک پر تیس جھوٹ بولے اب تم روح القدس کے مارنے کیلئے قرآن پر چالیس جھوٹ بولو گے یا زیادہ اور پھر (معاذاللہ) اللہ تعالیٰ کو مارنے کے لئے تو کم از کم قرآن پر ہزار جھوٹ بولنے پڑیں گے۔ جب تک عیسائیوں کے تینوں خدا نہ مرے' عیسائیت کیسے مرے گی؟ قادیانیو! جلدی کرو' اپنے نبی کے ناقص کام کو پورا کرو۔

(۶)...... بھائی مراد علی صاحب! ہمارے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ نجران کے عیسائی پادریوں سے مناظرہ کیا تو جہاں اور دلائل ارشاد فرمائے یہ بھی فرمایا:

ان اللہ حی لا یموت وان عیسی یاتی علیه الفنا (درمنثور ص ۳ ج ۲)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہیں' ان کو کبھی موت نہیں آئے گی اور عیسیٰ علیہ السلام پر بے شک موت آئے گی۔"

جس سے واضح ہو گیا کہ اس مناظرہ کے وقت تک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے تھے' جبکہ اس مناظرہ کے وقت وہ پوری تیس آیات نازل ہو چکی تھیں جن کا جھوٹا مطلب لے کر مرزا کہتا ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گئے۔ کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تیس آیات کا معنی نہیں آتا تھا؟ بھائی مراد علی صاحب! ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ

مان کر بھی عیسائیوں کو شکست دی۔ یہ مرزا کا کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ مسیح کو مارے بغیر عیسائیوں سے ہم نہیں جیت سکتے۔

(۷)...... بھائی! یہ مرزا ہی تھا جو وفات مسیح میں یہودیوں کا ہمنوا ہو گیا' ہمارے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو صاف فرمادیا تھا کہ :

ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة (الدرالمنثور ص ۳ ج ۲)

ترجمہ : "بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہی عیسیٰ مریم کا بیٹا قیامت سے پہلے تمہارے پاس واپس لوٹے گا۔"

بھائی مراد علی صاحب! اس قادیانی کو یاد دلادینا کہ تمہارے مرزا نے انجام آتھم کتاب میں لکھا تھا کہ :

"اگر علمأ اسلام عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رجوع کا لفظ دکھادیں تو میں جھوٹا ہوں گا اور اپنی سب کتابوں کو جلادوں گا۔"

اگر اس قادیانی میں اپنے مرزا کی بات کی ذرہ بھر بھی عظمت ہے تو وہ اپنی باقی زندگی میں شہر شہر پھر کر مرزا کے جھوٹے ہونے کا اعلان کرے اور جس شہر میں مرزا کی کوئی کتاب نظر پڑے اس کو فوراً جلادے۔ ورنہ ہم کہیں گے ۔

درکفر ہم ثابت نئی زنار را رسوا مکن

(۸)...... ص ۴ تا ۸ پر اس قادیانی نے اپنے مرزا کی ایک پیش گوئی درج کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں اتریں گے...... بھائی مراد علی! اس بات پر غور فرمائیں کہ مرزا کتنا بے باک اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مخالف تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ :

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔"

(الحدیث بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

خود مرزا کو اس بات کا اقرار ہے کہ : "یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کرلیا ہے۔ اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے' اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں' درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا۔" (ازالہ اوہام ص ۵۵۷)

بھائی مراد علی! کتنی بے غیرتی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھاکر پیشگوئی فرمائیں' مرزا نے اول درجہ کی متواتر پیشگوئی ماننے کے بعد پوری ڈھٹائی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پیشگوئی کی ہے۔ حالانکہ مرزا کو یہ بھی اعتراف ہے کہ "قسم اس امر کی دلیل ہے کہ خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے' نہ اس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔" (حمامۃ البشریٰ)

بھائی مراد علی! دیکھو کافر قادیانی تو اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی پیشگوئی کو خوب پھیلاوے اور ہم اپنے سچے نبی کی پیشگوئی میں شک کریں یا اس کو نہ پھیلائیں۔ تو میدان قیامت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے ؟ اگر بھائی مراد علی! آپ چاہتے ہیں کہ روز قیامت نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوں تو قادیانی فتنہ کی پوری پوری سرکوبی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت اور استقامت نصیب فرمائیں۔

بھائی مراد علی صاحب! ہمارے امام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی پیدائش ۸۰ھ اور وصال ۱۵۰ھ میں ہے' اسلامی عقائد کی کتاب لکھی یہ وہ کتاب ہے کہ :

"جو اسلام میں عقائد کی سب سے پہلی کتاب لکھی گئی کہ ہم ایمان رکھتے ہیں' عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر اور دیگر علامات قیامت پر۔" (فقہ اکبر ص ۵۴)

امام طحاویؒ ۳۲۱ھ جن کو مرزائی تیسری صدی کا مجدد مانتے ہیں' عقائد کی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں :

"ہم دجال کے خروج پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔" (عقیدہ الطحاوی ص ۷۰)

(۹)...... ص ۹ پر مرزا قادیانی چیلنج ہے "توفی" کے معنی پر کہ باب تفعل ہو' فاعل خدا تعالیٰ ہو اور مفعول ذی روح ہو تو موت کے معنوں کے سوا اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ مرزا نے اس پر ایک ہزار کا انعام رکھا تھا اس کے خلیفہ نے دس ہزار کردیا۔

بھائی مراد علی صاحب! پہلے آپ یہ فرمائیں کہ عربی کے قاعدے گھڑنے کا کسی پنجابی کو حق ہے ؟ پھر علمأ نے اسی وقت اس کا جواب دیا تھا "وهوالذی یتوفاکم باللیل" یہاں باب تفعل ہے۔ اللہ فاعل ہے' مفعول ذی روح ہے۔ فعل توفی ہے اور معنی موت نہیں بلکہ نیند ہے۔ مرزا نے مجدد کا دعویٰ کرنے کے بعد ۱۸۸۴ء میں "متوفیک" کا معنی کیا "اے عیسیٰ! میں تجھے پوری نعمت دوں گا۔" (براہین احمدیہ ص ۵۱۹ ج ۴) "اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔" (براہین احمدیہ ص ۶۱۰ ج ۴) اس سے بھی عجیب

بات سنئے کہ یہ چیلنج مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں دیا تھا۔ لیکن اس کے چھ سال بعد متوفیک کا معنی کیا "میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا" (سراج منیر ص ۱۹) بھائی مراد علی صاحب! اس سے انعام ضرور وصول کریں۔

(۱۰)...... ہاں علماء اسلام نے بھی مرزا کو چیلنج دیا تھا کہ اگر فعل "توفی" رفع کے ساتھ استعمال ہو اور فاعل دونوں کا اللہ ہو اور مفعول جسم' روح ذات واحد ہو تو وہاں صرف اخذ جسم مع رفع جسمانی ہی کے معنی ہوں گے' مگر آج تک مرزا یا مرزائی اس کو قبول نہ کر سکے۔

(۱۱)...... بھائی مراد علی صاحب! اس قادیانی نے ایک اور جھوٹ قرآن پر بولا ہے کہ خلا' خلو' خلت کے بعد الیٰ نہ ہو تو اس کا معنی مر جانا اور گزر جانا ہوتا ہے اور اگر بعد میں الیٰ ہو تو معنی زندہ حالت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے ہوتے ہیں۔ یہ اس کا بالکل سفید جھوٹ ہے' دیکھو قرآن میں ہے کہ واذا خلوا عضوا علیکم الا نامل من الغیظ (۳: ۱۱۹) یہاں خلو کے بعد الیٰ نہیں ہے اور معنی موت نہیں ہے بلکہ ترجمہ یہ ہے "اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں غصہ میں۔ تو کیا وہ الگ ہوتے ہی مر جاتے تھے اور مرنے کے بعد انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے' بھائی مراد علی! جس طرح جھوٹے نبی کا چیلنج جھوٹا تھا' جھوٹے نبی کے امتی کا چیلنج بھی جھوٹا ہی نکلا۔

(۱۲)...... لیفرائے اور پادریوں کو شکست کے عنوان میں حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ غلام احمد قادیانی نے کہا عیسیٰ فوت ہو کر دفن ہو چکا' تو پادری شکست کھا کر بھاگ گیا...... یہ حضرت اقدس کی کتاب میں مذکور نہیں' بلکہ حضرت نے حیات مسیح علیہ السلام کے اثبات کے لئے مستقل رسالہ تصنیف فرمایا' جس کا نام "الخطاب الملیح فی ظہور المہدی والمسیح" جن کے نبی کی نبوت بے ثبوت ہو ان کی باتیں بھی ایسی ہی بے سروپا ہوتی ہیں۔

(۱۳)...... آخر میں ایک بے دین شخص شلتوت کا فتویٰ لگایا ہوا ہے' وہ سرے سے مفتی تھا ہی نہیں۔ اس کی رنگیات کو فتویٰ کا نام دینا ہی غلط اور یہ کہنا کہ سب مصر والے اس کو مانتے ہیں جھوٹے نبی کے امتی کا جھوٹ ہے۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی (ایم پی اے) دام فیضہم نے جامعہ ازہر سے فتویٰ حاصل کیا' جس میں حیات مسیح کے عقیدہ کو اجماعی عقیدہ قرار دیا اور اس کے منکر کو کافر قرار دیا گیا۔ اب ان آیات کا حال سنئے جن سے قادیانی مغالطہ:

ترجمہ: "مسیح ابن مریم نہیں ہیں' مگر صرف ایک رسول' ان سے پہلے جتنے رسول تھے وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔"

یہ ترجمہ بالکل غلط ہے' سب علماء اسلام اس کا ترجمہ یہی کرتے ہیں "نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر پیغمبر' گزرے ہیں آپ سے پہلے کئی پیغمبر"

اور خود مرزا نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

ترجمہ: "مسیح بن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہیں' اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے (جنگ مقدس خزائن ص ۸۹' ج ۶) نہ اس میں جتنے کا لفظ' نہ سب کا لفظ' نہ فوت ہو چکے ہیں کا لفظ ہے۔ آیت کا مطلب مسئلہ توحید ہے کہ جیسے پہلے رسول آتے رہے اور ان کے ہاتھوں پر معجزات بھی ظاہر ہوتے رہے' ایسے ہی مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں پر اگر معجزات ظاہر ہوئے تو وہ خدا نہیں بن گئے' رسول ہی رہے اور مریم کے ہاتھ پر اگر کرامات ظاہر ہوئیں تو بھی وہ صدیقہ ولیہ ہی رہیں' خدا نہیں بن گئیں' اس آیت کے قریب قریب میں موت کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۵)...... دوسری آیت کا ترجمہ بھی اس نے غلط کیا ہے "اور محمد نہیں ہیں مگر صرف ایک رسول' ان سے پہلے جتنے رسول تھے وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔" صحیح ترجمہ یہ ہے: "نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر پیغمبر' تحقیق گزرے ہیں آپ سے پہلے کئی پیغمبر۔" اس آیت کا سیاق و سباق یہ ہے کہ موت اور نبوت میں کوئی منافات نہیں ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کئی نبی ہو گزرے جو فوت ہوئے۔ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر فوت ہوں یہ ان کے نبی ہونے کے خلاف نہیں۔ یہاں نہ مسیح کا نام ہے نہ موت کا لفظ اور نہ سب رسولوں کا لفظ۔ محض قرآن پاک پر جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی خطبہ صدیقؓ میں مسیح کی وفات کا ذکر ہے' جس طرح قرآن پر جھوٹ بولا اسی طرح صدیق اکبر اور صحابہ کرامؓ پر بھی جھوٹ بولا ہے۔

(۱۶)...... تیسری آیت "فلما توفیتنی" کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی' حالانکہ خود آگے ص ۷ پر اسی کا ترجمہ لکھا ہے: "اور جب تو نے مجھے اٹھالیا" یہی ترجمہ سب نے کیا ہے اور یہ "توفی" ملک شام میں ہوئی جہاں قائلین تثلیث تھے۔ اب مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔ اور مرزا کہتا ہے کشمیر چلے گئے تو شام میں وفات تو مرزا بھی نہیں مانتا اس لئے اس کا

ترجمہ اہل اسلام کے بھی خلاف ہے اور مرزائی عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے' رہا قیامت کو سوال تو وہ تو یہ ہے کہ کیا تثلیث کی تعلیم تو نے دی تھی۔ اس کا جواب دیا ہے کہ میں نے صرف توحید کی تعلیم دی تھی۔ یہ تو سوال ہی نہیں تجھے اشاعت تثلیث کا علم ہوا یا نہیں' نہ اس کے جواب کی ضرورت۔ رہا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اقول کما قال تو یہ تشبیہ ہے اور تشبیہ میں خاص چیز وجہ شبہ ہوتی ہے نہ کہ من کل الوجوہ جیسے کہیں زید شیر ہے تو تشبیہ صرف بہادری کی صفت میں ہے نہ کہ اس کے پنجے بھی ہیں' دم بھی ہے اسی آیت میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک" تو کیا عیسیٰ علیہ السلام کا نفس اور اللہ کے نفس کا ایک مطلب ہے۔ اسی لئے امام بخاری نے ص ۴۹۰ ج اول پر اس حدیث کے فوراً بعد باب نزول مسیح باندھا ہے اگر مسیح کی توفی حضور کی طرح ہوتی تو اس باب کا کیا مطلب امام بخاری نے سمجھا دیا کہ مسیح کی توفی رفع سے ہوئی تھی اسی لئے اس کے بعد نزول کا باب باندھا اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت فرمایا ہے کہ :

"حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔" (درمنثور ص ۳۴۵ ج ۲)

نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم' نہ کسی صحابی' نہ مجدد' نہ مفسر' نہ محدث' کسی نے اس آیت اور حدیث سے یہ استدلال نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے اور اب وہ تشریف نہیں لائیں گے۔

(۱۷)..... آیت نمبر ۴: اس آیت کے ترجمہ میں "طبعی موت" اس نے غلط ترجمہ کیا اور ساتھ ساتھ تورات پر بھی جھوٹ بولا۔ تورات میں یہ کہیں نہیں کہ اگر بے گناہ نبی کو پھانسی دی جائے تو نبی لعنتی ہو جاتا ہے اور اس نبی کی روح خدا کی طرف نہیں اٹھائی جاتی یہ تورات پر سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے اور یہی جھوٹ دلیل کی بنیاد ہے کہ تو پھانسی پر نہیں مرے گا کہ تیری روح نہ اٹھائی جائے بلکہ طبعی موت مرے گا کہ تیری روح اٹھائی جائے۔ جب یہ بنیاد ہی جھوٹی ہے تو سارا استدلال جھوٹا ہوا۔ قرآن پر بھی جھوٹ اور تورات پر بھی جھوٹ۔ آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ اس سے پہلے یہود کے مکر کا ذکر ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کر کے ذلیل و رسوا کرنے کی خفیہ تدبیر کر رہے ہیں اور اللہ مسیحؑ کو بچانے کی خفیہ تدبیر فرما رہے ہیں اور اللہ کی تدبیر ہی بہتر ہے اس وقت اللہ نے یہود کے مقابلہ میں عیسیٰؑ کو اپنی تدبیر سے آگاہ فرمایا تاکہ ان کو تسلی ہو اور جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ (یہ یہود تجھے گرفتار کرنا چاہتے ہیں) میں تجھے مکمل طور پر اپنے قبضے میں لے لوں گا (اور یہود گرفتاری کے بعد تجھے صلیب پر چڑھانا چاہتے ہیں) میں تجھے اپنے پاس اٹھا لوں گا (یعنی جس جسم کو وہ صلیب پر لٹکانا چاہتے ہیں اسی کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور وہ صلیب پر مار کر تیرے جسم کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں) میں ان کے گندے ہاتھوں سے تجھے پاک رکھوں گا (اور اس ساری شرارت سے ان کا مقصد ہے کہ تیرا دین مٹ جائے) میں تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ لیکن اس قادیانی کے عقیدہ میں اللہ نے فرمایا! اے عیسیٰ! یہودی تجھے کیا ماریں گے میں تجھے ماروں گا اور جسم کو یہ جیسے چاہیں ذلیل کریں مگر تیری روح کو اٹھا لوں گا اور تیرے جسم کو ان کے گندے ہاتھوں میں دے کر تیری روح کو ان کے گندے ہاتھوں سے بچا لوں گا' بہر حال یہ وعدہ موت سے بچانے کا ہے نہ کہ مارنے کا۔ مرزا قادیانی نے بھی سراج منیر میں "متوفیک" کا معنی موت سے بچانا کیا ہے۔

(۱۸)..... سنت اللہ اور آیت اللہ کا فرق :

اللہ تعالیٰ کی ایک عادت عامہ ہوتی ہے کہ مثلاً ماں باپ دونوں ہوں تو اولاد ہو یہ سنت اللہ کہلاتی ہے اور ایک عادت خاصہ کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس کو آیت اللہ کہتے ہیں ولنجعلہ آیۃ للناس اونٹنی اونٹنی کے پیٹ سے پیدا ہو یہ سنت اللہ ہے اور اونٹنی پہاڑ سے پیدا ہو جائے یہ آیۃ اللہ ہے۔ سانپ سانپنی کے انڈے سے پیدا ہو یہ سنت اللہ ہے اور لاٹھی سانپ بن جائے یہ آیۃ اللہ ہے۔ اس لئے سنت اللہ کو ذکر کر کے آیات اللہ کا انکار کرنا خدا کی قدرت اور علم کا انکار ہے اب کوئی جاہل کہے کہ قرآن پاک میں ہے انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج "ہم نے بنایا آدمی کو ایک دورنگی بوند سے" (۷۶ : ۳) فلینظر الانسان مم خلق' خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب "اب دیکھ لے آدمی کہ کاہے سے بنا ہے' بنا ہے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے (۸۶ : ۵'۷) وجعلنا من الماء کل شیئ حی "اور بنایا ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ" اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین (۲۳ : ۷۷) کیا دیکھتا نہیں انسان کو ہم نے بنایا ہے اس کو ایک قطرہ سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑنے

بولنے والا۔ اس قسم کی آیات لکھ کر کہے کہ یہ ایک اٹل قاعدہ ہے کہ انسان نطفے سے پیدا ہوتا ہے اب یا تو یہ مانو کہ عیسیٰ علیہ السلام انسان نہیں یا یہ مانو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا بھی باپ ہے' جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے۔ تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ ان آیات پر بھی ہمارا ایمان ہے مگر ان آیات میں سنۃ اللہ کا بیان ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آیات اللہ ہیں۔ اس لئے خداوند قدوس نے فرمایا کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم کہ مثال عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ کے ہاں مثل آدم کے ہے اور فرمایا انہ لعلم للساعہ "عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں۔" اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کو بھی عام انسانوں پر قیاس نہ کرو بلکہ حضرت آدم علیہ السلام پر قیاس کرو اور نزول کے بعد کی زندگی کو بھی علامات قیامت پر قیاس کرو نہ کہ درمیانی دور انسانیت پر۔

(۱۹)..... آیت ۵ : فرمایا اسی میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے (الاعراف ۲۵) بالکل یہی سنت اللہ ہے۔ ان کے لئے جو صرف خاک ہی کا خمیر ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام میں تو نفخ جبرئیلی کا بھی اثر ہے اس لئے ضروری ہوا کہ سیدہ مریم صدیقہ کی نسبت سے وہ کچھ عرصہ زمین پر رہیں جو مریم کا مستقر ہے اور نفخ جبرئیلی کی نسبت سے وہ آسمان پر رہیں جو جبرائیل علیہ السلام کا مستقر ہے۔

(۲۰)..... آیت ۶ : کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو (المرسلات ۲۵) یہ آیت بھی برحق ہے تشریح مثل آیت بالا ہے۔

(۲۱)..... ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق "اور جس کو ہم بوڑھا کریں اوندھا کریں اس کی پیدائش میں پھر کچھ سمجھ نہیں آتا۔" (یٰسین : ۶۸) چونکہ مسیح کی فطرت میں نفخ جبرئیلی کا اثر ہے اور وہ ہزارہا سال کی عمر میں بوڑھے نہیں ہوئے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام دو اڑھائی ہزار سال میں کیسے بوڑھے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج ان سے ملے فرمایا رایتہ شابا میں نے ان کو جوان دیکھا اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین (۳ : ۴۶) کہ اے مریم وہ لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ دوسری جگہ ہے اذایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا (۵ : ۱۱۰) اور جب مدد کی میں نے تیری روح پاک سے اور تو کلام کرتا تھا لوگوں سے گود میں اور بڑی عمر میں۔ علامہ خازن فرماتے ہیں یکلم الناس کھلا بعد نزولہ من السماء فی ھذا نص علی انہ سنیزل من السماء الی الارض (الخازن ص ۲۲۹) کہ بڑی عمر میں باتیں وہ آسمان سے زمین پر نازل ہونے کے بعد کریں گے یہی بات (تفسیر فتح البیان ص ۴۳ ج ۲' بیضاوی ص ۱۹ ج ۲ تفسیر ابوالسعود ص ۲۶۸ ج ۲' تفسیر کبیر ص ۴۴۹' تفسیر طبری ص ۲۷۳ ج ۳' روح المعانی ص ۱۶۴ ج ۳) پر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود میں باتیں پہلی دفعہ کیں اور ادھیڑ عمر میں آکر کریں گے۔ قرآن نے صاف بتادیا کہ وہ نزول کے بعد معاذ اللہ بوڑھے فرتوت نہیں ہوں گے بلکہ پختہ عمر کے ہوں گے جو جوانی اور بڑھاپے کی درمیانی عمر ہے۔

(۲۲)..... آیت ۷ : اور نہیں دیا ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا۔ پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جائیں گے (۲۱ : ۳۴) آیت میں کہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہ ان کی موت کا اور مسلمان کب کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگا۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور انہیں روضہ اطہر میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں دفن کریں گے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰) بھائی مراد علی صاحب! ہمارے پاک پیغمبرؐ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ منورہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا کہتا ہے وہ سرینگر میں دفن ہوئے' ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان کی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے۔ مرزا کہتا ہے کہ مسلمان کجا وہ تو پیغمبر اسلام کی پیدائش سے ۵۷۰ سال پہلے فوت ہو چکے۔ بھائی مراد علی صاحب! ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے اس دن قائل ہوں گے جب ان کی قبر پاک مدینہ منورہ میں بن جائے گی۔ وہاں ابھی تک چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے۔ اس قادیانی سے کہو کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کی قبریں ہم دکھاتے ہیں اور آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر وہاں دکھادیں۔ ہم سے دس کروڑ ڈالر انعام لے لیں کیونکہ اسے انعامی چیلنجوں کا بڑا شوق ہے۔

(۲۳)..... آیت ۹ : اور بولے ہم نہ مانیں گے تیرا کہنا جب تک تو نہ جاری کردے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہوجائے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا۔ پھر بہائے تو اس کے بیچ نہریں چلا کر یا گرادے آسمان ہم پر جیسا کہ تو کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے یا ہوجائے تیرے لئے ایک گھر سنہرا یا چڑھ جائے تو آسمان میں اور ہم نہ مانیں گے' تیرے چڑھ جانے کو جب تک نہ اتار لائے ہم پر ایک کتاب جس کو ہم پڑھ لیں۔ تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک

آدمی بھیجا ہوا (۱۷: ۹۰'۹۴) یہاں نہ مسیح کا ذکر نہ موت کا' یہاں تو صرف یہ ذکر ہے کہ یہ باتیں انسان کے اختیار میں نہیں۔ خدا کے اختیار میں ہیں وہ جس کے لئے چاہے ظاہر کردے 'کیا موسیٰ' کے لئے ایک نہیں بارہ چشمے جاری نہ فرما دیئے (۲: ۶۰) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری نہ ہوئے (بخاری) حضرت اسماعیل کے ایڑیاں رگڑنے سے اللہ نے زمزم کا چشمہ جاری نہ فرمایا اور کیا اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کو یہ نہ فرمایا "وہ اللہ بہت برکت والا ہے 'اگر چاہے تو تیرے لئے ایک چھوڑ کئی باغات مہیا کردے اور ان کے نیچے نہریں بھی چلتی ہوں اور ایک چھوڑ کر کئی محل بھی میسر کردے۔" (۲۵: ۱۰) یعنی اللہ چاہے تو کافروں کے لئے چاندی اور سونے کے محلات مہیا کردے اسی دنیا میں (۲۲: ۳۳'۳۵) اور کیا یہ قادیانی خدا کو آسمان کا ٹکڑا گرانے پر قادر نہیں مانتا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسادیں یا آسمان سے کوئی ٹکڑا اور عذاب کے نازل کردیں (۳۴: ۹) اور کیا آسمان پر لے جانے کی اللہ میں قدرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کفار کے بارے میں فرماتے ہیں اور اگر ہم کفار پر آسمان کا دروازہ کھول دیں اور اس میں چڑھ بھی جائیں تو پھر بھی کہیں گے کہ ہم کو کسی نے جادو کردیا ہے (۱۵: ۱۴) یہ کافر تو خدا کی قدرتوں کا بھی منکر ہے۔ اس سے پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ "مدد دی ہم نے عیسیٰ کو روح پاک سے" اس پر مسلمان مفسرین تو یہ لکھتے ہیں کہ پہلے تو ان کی پیدائش ہی نفخ جبرئیل سے ہوئی یہ مدد تھی۔ پھر جب یہود نے ان کو شہید کرنا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کو اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ اب مرزائی بتائے کہ یہ جو مدد کا وقت تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود پکار اٹھے من انصاری الی اللہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے کیا مدد کی۔ کہ ان کو گرفتار ہوتا ذلیل ہوتا' صلیب پر تڑپتا دیکھتے رہے 'یہی مدد ہے جس کا اللہ تعالیٰ احسان جتائیں گے کہ میں نے تیری روح پاک سے مدد کی تھی۔

(۲۴)...... آیت ۱۰: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: میرے بعد احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے 'اس کی تشریح خود بائبل کتاب الاعمال (ص ۲۱'۲۵ ج ۳) پر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد اور آسمان سے اترنے سے پہلے آئیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تصدیق فرمائی کہ وہ آسمان پر جاچکے اور پھر قرب قیامت آسمان سے نازل ہوں گے۔ کب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد آئیں گے۔ اس شخص نے قرآن پر بھی جھوٹ بولا اور انجیل پر بھی اور جھوٹوں کے پاس جھوٹ کے سوا اور ہوتا بھی کیا ہے۔

(۲۵)...... آیت ۱۱: بے شک مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے رسول ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں کیونکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں اور جس طرح ہمارے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن پاک میں چار جگہ آیا کہ وہ کتاب و حکمت کی تعلیم دیں گے اور بالاتفاق وہاں قرآن اور سنت مراد ہے۔ اسی طرح مسیح علیہ السلام کے بارے "ویعلمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل" اور اللہ تعالیٰ سکھائیں گے عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل' آسمان پر جانے سے پہلے آپ تورات انجیل کی تبلیغ کرتے تھے۔ اب ضروری ہے کہ جب دنیا میں قرآن سنت آجائے تو عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائیں اور کتاب و سنت کی تبلیغ بنی اسرائیل کو کریں' اسی لئے تو خداوند قدوس نے فرمایا "اور نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب سے مگر ضرور ضرور ایمان لائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی موت سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام گواہ ہوں گے (ان اہل کتاب پر) قیامت کے دن۔" (۴: ۱۵۹) اس آیت سے معلوم ہوا کہ آئندہ زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اہل کتاب کے ملک میں اور وہ ان پر ایمان لائیں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے۔

(۲۶)...... آیت ۱۲: یہ امت واقعی بہترین امت ہے جس کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی اس امت میں نازل ہو کر امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے اور ان کی یہ آمد قتل دجال اور اہل کتاب کی اصلاح کے لئے ہوگی۔

(۲۷)...... آیت ۱۳: اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں۔ اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (۱۹: ۳۳) اس آیت میں صرف یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔ کب آئے گی؟ اس آیت میں اس کا ذکر نہیں البتہ قرآن' احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ نزول کے بعد فوت ہوں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور مدینہ منورہ میں دفن ہوں گے۔

(۲۸)...... آیت ۱۴: اس آیت میں صرف حضرت مسیح اور مریم صدیقہ کا ٹیلہ پر پناہ حاصل کرنا مذکور ہے یا تو وہ ٹیلہ مراد ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی یا بچپن میں ہیرودیس سے

چنے کے لئے مصر میں پناہ لی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے نبیوں کی طرح زمین پر بھی مصر میں پناہ دی اور چونکہ نفخ جبرئیل کی وجہ سے ان میں ایک خاص خصوصیت دی۔ اس لئے جبرئیل علیہ السلام کے مستقر آسمان میں بھی ان کو پناہ دی گئی۔

(۲۹)..... اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے پھر دیا کمزوری کے پیچھے زور پھر دے گا' زور کے پیچھے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے جو کچھ چاہے اور وہ ہے سب کچھ جانتا کر سکتا (۳۰ : ۵۴) اس آیت میں مسیح علیہ السلام کا ذکر ہی نہیں اور احادیث میں ہے کہ مسیح نزول کے بعد دجال کو قتل کریں گے۔ شادی کریں گے اولاد ہوگی' حج کریں گے' ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ان کی صحت بالکل درست ہوگی اور آسمان کی زندگی تو نفخ جبرئیل کی تاثیر ہے۔ اس میں قوت وضعف کا تغیر و تبدل ہے ہی نہیں۔ ورنہ فرشتے تو اب تک چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے۔

(۳۰)..... آیت ۱۵ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک زمین پر رہے تو زمین کا کھانا کھاتے رہے کیونکہ آپ کی والدہ سیدہ مریم اسی مٹی سے پیدا ہوئیں اور آسمان پر جبرئیل علیہ السلام والا طعام "نحن نسبح بحمدک ونقدس لک" یہی ان کا طعام ہے کہ نفخ جبرئیل کی یہی تاثیر ہے قرآن پاک نے صاف فرمایا "وماقتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ" (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔) یہ بالکل صاف آیت کہ جس جسم کو وہ شہید کرنا چاہتے تھے اسی جسم کو زندہ سلامت خدا نے اٹھالیا۔

(۳۱) آخر میں ایک صفحہ پر "توفیٰ" والی آیات درج کی ہیں توفی کا معنی پورا لینے کے ہیں۔ چونکہ اس کی انواع مختلف ہیں زندہ اٹھالینا' موت' نیند اس لئے جہاں موت کا قرینہ ہوگا وہاں اس کا معنی موت لیتے ہیں' جہاں نیند کا قرینہ ہو نیند مراد ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توفی کے ساتھ رفع کا لفظ جو جسم کے صحیح سالم اٹھائے جانے کا قرینہ ہے اس لئے یہاں وہی معنی لیا گیا' یہ بھی عجیب جہالت ہے کہ اگر فلاں آیت میں معنی موت ہے تو یہاں بھی موت ہی ہوگا۔ دیکھو قرآن پاک میں "یصلون" کتنی جگہ آتا ہے مگر تم اس کا معنی نماز لیتے ہو اور جب اللہ کے ساتھ آیا تو درود لیتے ہو۔ یہ مختصر جواب پیش خدمت ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے رابطہ رکھیں اور کم از کم حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیف کردہ "تحفہ قادیانیت" کے تینوں حصے مطالعہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ : معلم اخلاق

ازواج مطہرات کے ساتھ اعلیٰ اخلاق :

میاں بیوی کا تعلق انسانی زندگی کا نازک ترین شعبہ ہے۔ اسلام سے پہلے ﴿خدا پرست﴾ لوگ اس شعبہ کی نزاکت سے گھبرا کر تارک دنیا صوفی ہو جاتے تھے کیونکہ بیک وقت نفسانی اور روحانی دونوں تقاضوں کو پورا کرنا آسان کام نہیں۔ اس مشکل کام کو آسان کر کے دکھایا اور ذکر و عبادت کے روحانی کاموں کے ساتھ بال بچوں کی رفاقت میں خوشحالی اور پر مسرت زندگی بسر کرنے کی شاندار مثال قائم کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ﴿تم میں بہترین انسان وہ ہے جو اپنے بال بچوں کے لئے اچھا ہو۔﴾ اسی کے ساتھ رسول کریم ﷺ نے ایک اچھے دوست' ایک اچھے تاجر' ایک اچھے مہمان نواز' ایک اچھے میزبان کے جو اخلاق ہونے چاہئیں ان کو بھی واضح طور پر بیان فرمادیا۔ اور رسول کریم ﷺ کے ہر شعبہ زندگی میں اخلاق حسنہ موجود ہیں۔ اور جب عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ﴿ان کے اخلاق قرآن ہیں﴾ یعنی چلتا پھرتا قرآن ہیں۔ غرض رسول کریم ﷺ کا کامل معلم اخلاق ہونا ظاہر ہو گیا یہ تفصیل صرف اس وجہ سے بیان کی گئی تاکہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے بات مکمل واضح ہو جائے ورنہ رسول کریم ﷺ کا مندرجہ ذیل جملہ ہی مکمل اخلاق حسنہ کی تعلیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

﴿جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر' جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے درگزر کر' جو تجھے محروم رکھے تو اس کو عطا کر' اور جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ اچھائی کر۔﴾

دوسرے مقام پر فرمایا :

﴿جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا' بڑوں کی تعظیم نہ کی اور ہمارے علما کی قدر نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔﴾

ایک جگہ فرمایا کہ :

﴿میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں﴾ (یعنی درمیان والی اور کلمہ شہادت کی انگلی)

مندرجہ بالا اقوال وافعال سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ روز روشن کی طرح واضح ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

مفتی سید اکرام الرحمٰن

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ـــ کامل معلم اخلاق

رسول اکرم ﷺ کی اخلاقی عظمت :

دنیا میں جب سے انسان کا وجود ہے اسی وقت سے اخلاقی تعلیم کا وجود بھی ہے' اپنے جسم کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے انسان روٹی' پانی وغیرہ کی ضرورت محسوس کرتا ہے اور پھر اس کے لئے محنت کرتا ہے' اسی طرح اپنی انسانیت کو زندہ رکھنے کے لئے اسے اخلاقی تعلیم اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ شروع زندگی سے لے آج تک سینکڑوں اخلاقی معلم اخلاقی ہدایات لے کر آتے رہے اور انہوں نے اسلامی تعلیمات کے مطابق دنیا کو اچھے اخلاق کا راستہ بتایا اور اس پر چلایا۔ اسی طرح عقل و دانش کی روشنی میں اخلاقیات کا سبق دینے والے حکماءِ اخلاق بھی ہر دور میں پیدا ہوتے رہے اور اپنے اخلاقی فلسفہ سے دنیا کو اخلاق حسنہ کی روشنی پہنچاتے رہے۔

علم اخلاق کے آسمانی رہنماؤں اور معلموں میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بڑے بڑے اخلاقی معلم نظر آتے ہیں جن کی اخلاقی عظمت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور سقراط' افلاطون اور ارسطو جیسے حکماءِ اخلاق کی فلسفیانہ کاوشوں کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آج کی دنیا کے سامنے ایسا اخلاقی معلم کون ہے جس کے پاس اخلاق حسنہ کی تعلیم اور اعلیٰ اخلاقیات کا نظام بھی مکمل طور پر موجود ہو اور اس تعلیم اور فلسفہ کے مطابق عملی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بھی دنیا کے سامنے بے نقاب ہو۔ اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ ہندوستان' ایران اور چین میں بڑے بڑے اخلاقی معلم آئے اور تورات و انجیل کے ہادیانِ مقدس نے بھی جو اخلاقی روشنی پھیلائی اس کے اثرات آج تک زندہ ہیں۔ لیکن بحث تو ایک اعلیٰ اور مکمل نمونہ کی ہے اور سوال تو یہ ہے کہ وہ اخلاقی معلم کون ہے؟ جس نے زندگی کے ہر شعبہ اور حیات انسانی کے ہر گوشہ کے لئے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ چھوڑا ہو اور تاریخ نے اس کے ایک ایک اخلاقی کردار کو پوری احتیاط سے محفوظ رکھا ہو۔ تاریخ نے ایسے کامل اخلاقی معلم کے طور پر اگر کسی کو پیش کیا ہے تو وہ حضرت محمد ﷺ ہیں' اس سے کسی اخلاقی معلم کے مرتبہ میں کمی کا خیال نہ کیا جائے' حضرت موسیٰؑ ہوں یا حضرت عیسیٰؑ' سب اخلاقی پیشوا اپنے اپنے دور میں اپنے اپنے حالات کے مطابق اپنی اپنی قوموں اور بستیوں کو اخلاقی روشنی پہنچانے کا کام پورا کرکے اس دنیا سے چلے گئے لیکن اخلاق کی تکمیل کے لئے آخر میں آنے والے اخلاقی معلم (رسول عربی ﷺ) کے ذمہ یہ کام چھوڑ گئے کہ جب انسانی زندگی اپنے پورے پھیلاؤ کے ساتھ درجہ کمال کو پہنچنے لگے تو اس وقت وہ آخری رسول اپنی مکمل تعلیم اور مکمل سیرت کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جائے اور انفرادی زندگی سے لے کر سماجی' اجتماعی اور سیاسی زندگی کے ہر گوشہ میں اعلیٰ اخلاق کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردے۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق قرآن مجید کا اعلان :

قرآن کریم نے رسول اکرم ﷺ کی اخلاقی عظمت کا اعلان الفاظ میں فرمایا :

وانک لعلی خلق عظیم (سورۃ نٓ آیت ٤)

ترجمہ : ﴿(اے محمد) آپ بے شک اخلاق کے بڑے درجہ پر قائم ہیں۔﴾

اعلیٰ اخلاق کی وضاحت کرتے ہوئے دوسری جگہ فرماتے ہیں :

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

(سورۃ الانبیاء آیت ١٠٧)

ترجمہ : ﴿(اے محمد) ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾

اعلیٰ اور بلند اخلاق کا کمال یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی تمام عالم کے لئے تمام اقوام کے لئے اور تمام زندگی کے لئے رحمت و کرم ہے' زندگی کے ہر گوشہ کے لئے رحمت و مہر ہے۔ اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ عزوجل نے سورۃ آل عمران میں فرمایا :

ترجمہ : ﴿اللہ کرم کے سے اے رسول ﷺ آپ ان لوگوں کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ سخت مزاج ہوتے اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے پس ان کے ساتھ عفو و درگذر کا معاملہ کرو ان کے لئے استغفار کرو اور ان

سے مشورہ کیا کرو۔﴾(آل عمران: ۱۵۹)

نرم مزاج اور نرم دل ہونا' لوگوں کے ساتھ معافی کا برتاؤ کرنا' لوگوں کے حق میں بھلائی کی دعا کرنا اور ان سے مشورہ کر کے ان کی حوصلہ افزائی اور عزت بڑھانا اخلاق حسنہ کی اصل روح ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کے حقیقی ﴿رحمۃ للعالمین﴾ کی یہی تشریح ہے اور اسی صفت کو اعلیٰ اخلاق کی بنیاد کہا جاتا ہے۔

صاحب خلق عظیم' کامل معلم اخلاق ﷺ

اخلاقی احساس ایک فطری احساس ہے جسے خالق کائنات نے ہر انسان کی فطرت میں پیدا کیا ہے۔ انسانی فطرت سچائی' پاس عہد' امانت' رحمدلی' ہمدردی جیسی صفتوں کو پسند کرتی ہے اور ان کے مقابلہ میں ظلم' عہد شکنی' خیانت اور جھوٹ کو ناپسند کرتی ہے۔ فطرت انسانی کے پسندیدہ اور محبوب کاموں کا درس دینے اور ان پر خود عمل کر کے دکھانے کے لئے اللہ کی طرف سے معلمین اخلاق ہمیشہ آتے رہے' ہر قوم اور ہر ملک میں آتے رہے۔ ان معلمین اخلاق میں سب سے آخری معلم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

(کنز العمال ج ۲' صفحہ ۵)

ترجمہ: ﴿میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں﴾

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے جو سب سے زیادہ پسندیدہ صفات اختیار کیں وہ دو ہیں اور ان صفات سے آپ کو یاد کیا وہ ﴿خلق عظیم﴾ اور ﴿رحمۃ للعالمین﴾ ہیں ﴿انک لعلی خلق عظیم' وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین﴾ تمام معلمین اخلاق میں رحمت عالم ﷺ ﴿اخلاق کو مکمل کرنے والا﴾ کا مقام کس وجہ سے رکھتے ہیں اور آپ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار رسولوں اور بے شمار مصلحین اور فلاسفہ اخلاق اور حکماء میں یہ امتیازی مقام کس وجہ سے ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

(۱) رحمت عالم ﷺ نے ایمان' عبادت' رضائے الٰہی

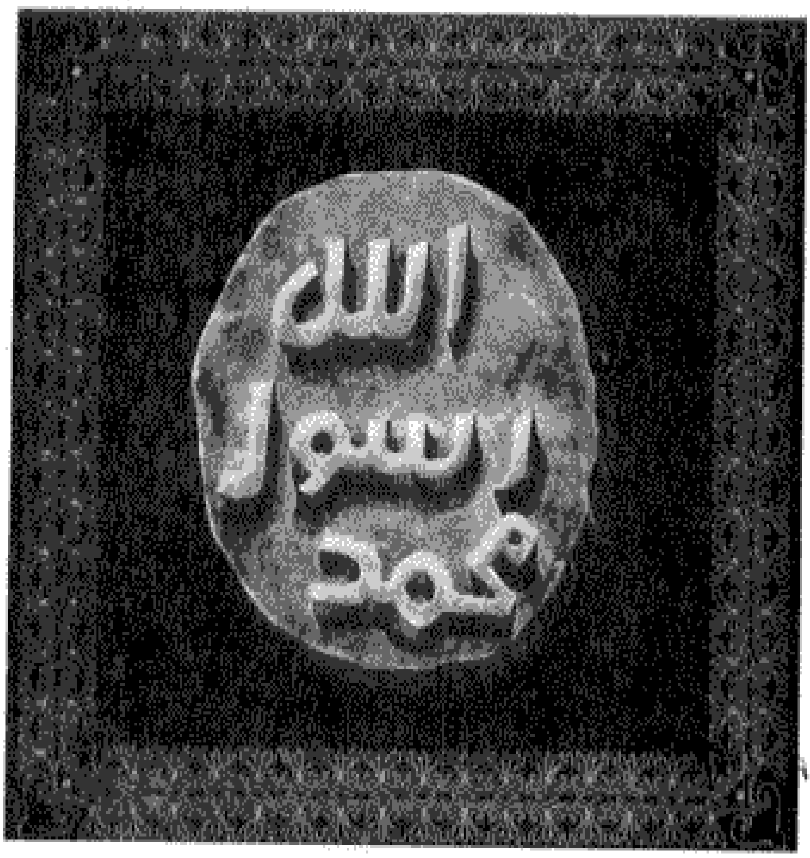

جنت اور آخرت کی کامرانی کا دارومدار اعلیٰ اخلاق پر رکھا اور واضح طور پر فرمایا احسنکم احسنکم اخلاقا ﴿تم لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔﴾ حضور اکرم ﷺ کی اخلاقی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہر انسان کو بتایا ہے کہ اللہ انسان سے اسی وقت راضی ہو سکتا ہے اور انسان اسی وقت عبادت گزار کہلایا جا سکتا ہے اور کسی مرد و عورت کو آخرت کی کامیابی اسی وقت نصیب ہو سکتی ہے' جب وہ خدا کی مخلوق کے حقوق اچھی طرح ادا کرے اور اسی کا نام اعلیٰ اخلاق ہے۔ کسی شخص کو بغیر اخلاق کے خدا کی محبت و رحمت حاصل ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا۔ حضور اکرم ﷺ کا یہی وہ اخلاقی کارنامہ ہے جو آپ ﷺ سے پہلے کہیں نظر نہیں آتا۔ اسلام سے پہلے ایک انسان اپنے ہم جنسوں اور بھائی بندوں سے بالکل کنارہ کش اور بے تعلق ہو کر جنگلوں میں رہتا تھا اور خدا کی محبت کا حقدار بن جاتا تھا۔

(۲) دوسری خصوصیت رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اخلاق حسنہ کا اصل مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا قرار دیا اور فرمایا ﴿اپنے نیک اعمال میں اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی نیکیاں قبول کرتا ہے جو اس کی رضامندی کے لئے کی جاتی ہیں﴾ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کے ساتھ نیک اخلاق اختیار کرو اور اس سے تمہارا مقصد صرف یہ ہو کہ تمہارا رب تم سے راضی ہو جائے' کسی پر احسان جتلانے یا اس سے بدلہ چاہنے کے لئے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا اعلیٰ اخلاق کی روح کے خلاف ہے۔

قرآن کریم کی ابتدائی وحی میں حضور اکرم ﷺ کو ہدایت کی گئی تھی ﴿اے نبیؐ آپ کسی پر اس لئے احسان نہ کریں کہ اس سے زیادہ بدلہ چاہیں﴾ (سورہ مدثر:۶)

(۳) رحمت عالم ﷺ کے اخلاق کی تیسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ اور آخرت کے خوف سے لوگوں میں اخلاق حسنہ پر چلنے کی رغبت اور آمادگی پیدا کی۔ پولیس اور فوج کا خارجی دباؤ ہر وقت انسان پر قائم نہیں رہ سکتا لیکن اللہ کا خوف اور آخرت کا یقین ہر لمحہ انسان کے اندر موجود رہتا ہے اور انسان کو ظلم و زیادتی سے بچا کر رحم و انصاف پر آمادہ کرتا ہے۔ قرآن کریم لوگوں سے کہتا ہے:

ترجمہ: ﴿تین آدمی جب آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو چوتھا ان میں خدا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمی کا ناپھوسی کرتے ہیں تو چھٹا ان میں اللہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہوتے ہیں یا اس سے زیادہ' ہر حال میں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔﴾ (سورۂ مجادلہ آیت ۷)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: ﴿کوئی لفظ ان کے منہ سے نہیں نکلتا مگر اس کی نگہبانی کرنے والا محافظ موجود رہتا ہے۔﴾ (سورہ ق آیت ۱۸)

(۴) رسول اکرم ﷺ کی چوتھی اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انفرادی اور سماجی تعلقات کے ساتھ ساتھ اجتماعی اور سیاسی معاملات میں اخلاق و شرافت کا اعلیٰ معیار قائم کیا گھر والوں کے ساتھ' پڑوسیوں کے ساتھ اور بے گھر شہریوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا معاملہ کرنا زیادہ مشکل نہیں لیکن سیاسی دشمنوں کے ساتھ اور حملہ آور معاندوں کے ساتھ رحم و کرم اور شرافت و انسانیت کا اعلیٰ برتاؤ کرنا بہت بڑے ظرف اور بہت اعلیٰ فطرت کی بات ہے۔ جس طرح رسول اکرم ﷺ نے خون کے رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ کیا اسی طرح خون کے پیاسوں پر رحم و کرم کی بارش فرمائی۔

اپنے بڑوں کے ساتھ حضور ﷺ کے اخلاق:

حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں اپنے بڑوں کے ساتھ اخلاق کا نہایت شریفانہ کردار ملتا ہے۔ نبوت کی تاریخ میں قرآن نے شریف بیٹے کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کا اخلاقی اسوۂ حسنہ پیش کیا اور شریف بھائی کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کو نمایاں کیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے ساتھ نہایت اعلیٰ اخلاق پیش کئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے باپ کے حکم پر اپنا گلا چھری کے نیچے رکھ دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کنویں میں ڈالنے والے اور غلام کی طرح بیچنے والے بھائیوں کے ساتھ شرافت اور سخاوت کا اعلیٰ اخلاق کا سلوک کیا۔ شرافت اور اونچے اخلاق کی یہ کتنی اعلیٰ مثالیں ہیں لیکن اب ہم رسول کریم ﷺ کی زندگی میں ایک شریف بیٹے' اور شریف بھائی' ایک شریف شوہر' ایک شریف پڑوسی' ایک شریف قائد ایک شریف معلم کا رخ دیکھتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ جوان ہونے سے پہلے ہی اپنے والدین سے محروم ہو گئے تھے اور آپ ﷺ کو ان کی خدمت کا موقع نہیں ملا تھا' مگر آپ ﷺ والدین کو بھول نہیں سکتے تھے' حضور اکرم ﷺ صحابہؓ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ جہاں آپ کی والدہ مدفون تھیں ان کی قبر پر جاکر آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی۔ حضور اکرم ﷺ یتیم ہونے کے بعد اپنے چچا ابو طالب کی پرورش میں رہے حضور ﷺ پیغمبر تھے مگر آپ کے مرتبہ کی بڑائی نے کبھی آپ ﷺ کو بڑوں کی عزت سے نہیں روکا چچا کا تجارت میں ہاتھ بٹایا ایک دفعہ چچا بیمار ہو گئے تو مزاج پرسی کی اور ان کی صحتیابی کے لئے اللہ سے دعا کی۔ حضور اپنے رضاعی والدین کی بھی بہت عزت کرتے تھے ایک دفعہ حضرت حلیمہؓ آپ ﷺ سے ملنے آئیں تو آپ ﷺ بچوں کی طرح ﴿میری اماں' میری اماں﴾ کہہ کر ان سے لپٹ گئے حضرت حلیمہؓ کے شوہر آپ ﷺ سے ملنے آئے تو ان کو دیکھتے ہی اپنی چادر پاک ان کے لئے زمین پر ڈال دی۔ فاطمہ بنت اسد یہ جناب ابو طالب کی بیوی اور رسول اللہ ﷺ کی چچی تھیں ابو طالب کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ سے ویسا ہی حسن سلوک کیا جیسا کہ ابو طالب کیا کرتے تھے اور حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنی چچی کو ماں کے برابر سمجھا' جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی قبر میں خود اترے اور اپنے ہاتھ سے لحد بنائی اور اپنے ہاتھ سے مٹی نکالی۔ حضور اکرم کی پھوپھی ام ایمنؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو جنازہ کے پیچھے میں نے محمد ﷺ کو دیکھا کہ روتے ہوئے جا رہے تھے اور اس وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔

اپنے چھوٹوں کے ساتھ حضور ﷺ کے اخلاق:

آپ ﷺ نے باپ کی حیثیت سے اپنی اولاد کے ساتھ' نانا کی حیثیت سے اپنے نواسوں

کے ساتھ' اور ایک آقا کی حیثیت سے اپنے خادموں کے ساتھ کتنا اعلیٰ اخلاقی برتاؤ کیا۔اس کی چند مثالیں دی جاتی ہیں:

☆ حضور اکرم ﷺ کو اپنی چھوٹی لڑکی حضرت فاطمہؓ کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ روزانہ سیدہ فاطمہؓ کی خبر لینے عشاء کی نماز کے بعد ان کے گھر تشریف لے جاتے ان کو آتا دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دیتے' کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے' ان کے بچوں حضرات حسنینؓ کو کندھوں پر لئے پھرتے خطبہ دیتے ہوئے نواسوں کو مسجد میں آتا دیکھتے تو منبر سے اتر کر انہیں گود میں اٹھا لیتے اور منبر کے پاس بٹھاتے بیٹی داماد کو سوتا ہوا پاتے تو نواسوں کو اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ نکال کر پلاتے اور انہیں تھپک کر پھر سلا دیتے' چھ ماہ کے لڑکے ابراہیم کا انتقال ہوا تو بیٹے کی جدائی کے غم میں عام انسانوں کی طرح رونے لگے اور اظہار غم کے طور پر فرمایا ﴿خدا کی قسم اے ابراہیم! میں تیری جدائی سے غمزدہ ہوں۔﴾

☆ ایک مرتبہ ایک صحابی اپنے زمانہ جاہلیت کا واقعہ سنانے لگے اور عرض کیا حضور! ہم لوگ اپنی لڑکیوں کو ہلاک کر دیا کرتے تھے۔ میری ایک لڑکی تھی جو مجھ سے بہت ہی محبت کرتی تھی میں اس کو بلاتا وہ دوڑ کر میرے پاس آتی ایک دن میں نے اسے آواز دی وہ دوڑ کر میرے پاس آئی میں آگے آگے چلتا رہا اور وہ میرے پیچھے پیچھے آتی رہی یہاں تک کہ گھر کے پاس ایک کنواں تھا میں اس کنویں پر آیا اپنی بچی کو پکڑا اور اس کو کنویں میں ڈال دیا وہ ابا ابا پکارتی رہی اور یہی اس کی آخری آواز تھی رحمت عالم ﷺ اس درد بھرے افسانے کو سن کر رونے لگے۔ حضور اکرم ﷺ کی یہ حالت ہوئی کہ روتے روتے داڑھی مبارک آنسو سے تر ہو گئی۔

☆ حضرت انسؓ حضور اکرم ﷺ کے خاص خادم تھے' بچپن میں ان کی والدہ نے ان کے سپرد کر دیا تھا ان کا بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ کام کاج کے سلسلے میں مجھ پر کبھی ناراض نہیں ہوئے صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا میں بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول ہو گیا حضور اکرم ﷺ مجھے دیکھنے کے لئے باہر نکلے اور کھیلتے ہوئے پکڑ لیا اور فرمایا: کھیل میں لگ گیا؟ جی چاہتا ہے کہ اس مسواک سے تمہیں خوب ماروں' بس یہ حضور اکرم ﷺ کی انتہائی ناراضگی تھی۔

بیماروں کے ساتھ اخلاق:

حضور اکرم ﷺ نے بیماروں کی مزاج پرسی کی سخت تاکید فرمائی اس نیکی کا بڑا درجہ قرار دیا ہے۔ آپ نے ہدایت کی کہ بیمار کی عیادت کرنا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کسی کی عیادت کے لئے جاؤ تو اس کے ہاتھ اور پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کو تسلی دو اس کی شفا کے لئے دعا کرو۔

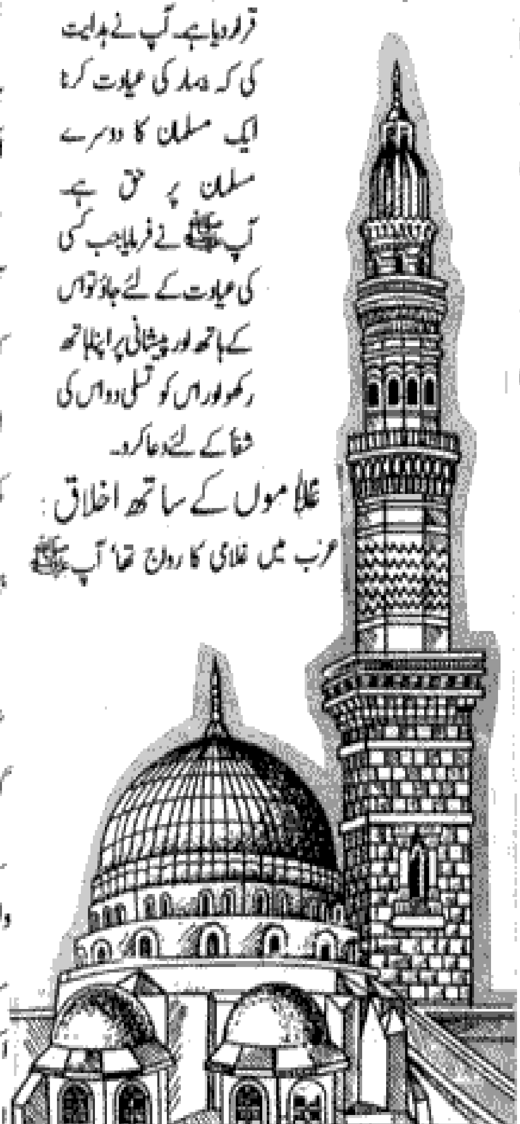

غلاموں کے ساتھ اخلاق:

عرب میں غلامی کا رواج تھا' آپ ﷺ نے اس طبقہ کی آزادی کی تحریک شروع کی اور ان کو سماج میں برابری اور عزت کا مقام دلانے کے لئے زبردست جدوجہد فرمائی' حضور اکرم ﷺ کی اس تعلیم کے بعد مالدار لوگوں نے غلاموں کو آزاد کرنا شروع کر دیا۔ حضرت بلالؓ آزاد کردہ غلام تھے' آپ ﷺ ان سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ حضرت زید بن حارثہؓ آزاد شدہ غلام تھے' حضور اکرم ﷺ انہیں اپنی اولاد کی طرح رکھتے یہاں تک کہ لوگ ان کو زید بن حارثہؓ کی بجائے زید بن محمد ﷺ پکارنے لگے۔ قریش مکہ غلاموں کو اپنے ہاں اچھوتوں کی طرح رکھتے مگر حضور اکرم ﷺ انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے' اپنے ساتھ کھلاتے اور پلاتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس مظلوم طبقہ کی عزت بڑھانے کے لئے زیدؓ کے ساتھ اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے شادی کی جو کہ ایک باعزت قریشی خاندان کی خاتون تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک لشکر کی سرداری کے لئے حضرت زیدؓ کے لڑکے اسامہؓ کا انتخاب کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے رفقاء و مصاحبین کو ہدایت کر رکھی تھی کہ ﴿ان غلاموں اور خادموں کو وہ لباس پہناؤ جو خود پہنو' جو خود کھاتے ہو وہی انہیں کھلاؤ۔﴾

بیوہ عورتوں کے ساتھ حسن اخلاق:

محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے بیوہ عورتیں دنیا کے سماج میں بڑی کسمپرسی کی زندگی گزارتی تھیں۔ ہندوستان میں شوہر کے مرنے پر ساتھ جلائی جاتی تھیں۔ عرب میں بیوہ عورت وارث کی ملکیت بن جاتی تھی اور وہ مالک ان کے ساتھ ہر قسم کا غیر انسانی سلوک کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے بیوہ عورت کو اس ذلت سے نکالا اور اسے سماج میں عزت کا مقام عطا فرمایا خود

حضور اکرم ﷺ نے آٹھ بیوہ عورتوں کو اپنے حرم پاک میں داخل کیا اور بیوہ کے ساتھ نکاح کو اپنی سنت بنادیا۔ بیوہ کی خدمت کو جہاد کے برابر درجہ عطا فرمایا۔

پڑوسی کے بارے میں اخلاق حسنہ کی تعلیم:

اسلام سے پہلے بھی عربوں میں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی اہمیت تھی۔ اسلام نے اپنی تعلیم میں اس کے حقوق اور زیادہ وسیع کردیئے'ایک سفر کے دو رفیق'ایک کارخانہ کے دو ملازم اور ایک کاروبار کے دو شریک بھی'ایک کلاس کے دو طالب علم بھی پڑوسی کے دائرے میں شامل ہیں'کیونکہ یہ بھی ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی ہیں اگرچہ یہ رفاقت عارضی ہے۔ اسلام کی اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے نزدیک دوست دشمن اور مسلم وغیر مسلم کی تمیز ختم ہوگئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ﴿مجھے ہمیشہ جبرائیل علیہ السلام نے پڑوسی کے حق کے بارے میں حکم فرماتے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وراثت میں بھی اس کا حصہ ہوگا۔﴾

جانوروں کے ساتھ حضور ﷺ کے اخلاق:

اسلام کے معلم اخلاق نے جانوروں کے ساتھ بھی نہایت اونچے اور شریفانہ اخلاق کا برتاؤ کیا۔ ایک سفر میں آپ ﷺ کے کچھ ساتھی ایک چڑیا کے بچے پکڑ لائے چڑیا ممتا میں ان کے اوپر منڈلانے لگی۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا اس چڑیا کے بچے پکڑ کر کس نے اسے بے قرار کیا ہے؟ اس کے بچوں کو چھوڑ دو۔ امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پچھلی قوموں کی ایک عورت کے متعلق فرمایا کہ اس نے ایک بلی پال رکھی تھی'جسے اس نے باندھ دیا تھا اور اس حالت میں وہ بھوک پیاس سے مرگئی۔ اس پر اللہ نے اس کو جہنم کے عذاب کی سزا دی۔ حضور اکرم ﷺ ایک دن ایک باغ میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' اس باغ میں ایک اونٹ تھا وہ اونٹ آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' حضور اکرم ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کی کنپٹیوں پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مالک کون ہے؟ اس اونٹ کا مالک حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا' آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم ان جانوروں کے بارے میں خدا کا خوف نہیں رکھتے جن کا خدا نے تمہیں مالک بنایا۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے تکلیف دیتے ہو اور تھکادیتے ہو۔

سسرال والوں کے ساتھ داماد کے اعلیٰ اخلاق:

حضور اکرم ﷺ نے مذہب حق کی اشاعت کی خاطر عرب کے بہت سے خاندانوں کی عورتوں کو اپنے حرم پاک میں داخل کیا اور ایک شریف داماد کو سسرال والوں کے ساتھ اخلاق اور ہمدردی کا جو اعلیٰ برتاؤ کرنا چاہئے اس کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے عرب کے عام ماحول کے مطابق نہ ناز و نخرے کئے اور نہ غرور و تکبر کا مظاہرہ کیا اور نہ بیٹی والوں کو ذلیل سمجھا بلکہ ساس و سسر کی تعریف کرنا'سالے'سالیوں سے محبت کرنا'سسرال والوں کی قدردانی کرنا' حضور اکرم ﷺ کا عام شیوہ رہا۔ حضرت عائشہؓ سے ان کے والد ماجد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ﴿عائشہ! تمہارے باپ ابوبکر کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔﴾ حضرت عائشہؓ کی ماں ام رومان کا انتقال ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے خود قبر میں اتر کر انہیں لحد کے سپرد کیا۔ حضرت خولہؓ آپ کی سالی ہیں' حضرت خدیجہؓ کی بہن تھیں حضور اکرم ﷺ ان کی آواز سن کر انہیں پہچانتے اور بڑی بے چینی کے ساتھ اندر بلالیتے تھے۔ آپ ﷺ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اعزاز بخشا کہ حضور اکرم ﷺ کے یہ دونوں خسر آج حضور اکرم ﷺ کے پہلو میں آرام فرمارہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بڑوں کے ساتھ اخلاق کا نہایت شریفانہ کردار ملتا ہے

دامادوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق:

حضور اکرم ﷺ جہاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے داماد ہیں تو علی و عثمان رضی اللہ عنہما کے خسر ہیں۔ خسر ہونے کے ناطے بھی آپ ﷺ ایک اعلیٰ کردار پیش کرتے ہیں دامادوں کو اولاد ہی کی طرح سمجھتے ہیں' حضرت علیؓ ایک مرتبہ کسی بات پر ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں تو ان کو منا کر لاتے ہیں' علیؓ مسجد کے فرش پر لیٹے ہوئے تھے فرمایا ﴿اے ابوتراب (مٹی پر لیٹنے والے) کھڑے ہو جاؤ﴾ داماد بھی حکم سنتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے دوسرے داماد عثمان غنیؓ جو کہ بہت مالدار اور علیؓ غریب' لیکن حضور اکرم ﷺ دونوں دامادوں سے یکساں محبت کرتے تھے' بلکہ غریب داماد کی دلجوئی کا زیادہ خیال کرتے تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

میں وہ مے خوار ہوں جس کے ہیں ختم المرسلینؐ ساقی!

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)

گھٹا اٹھی ہے' تو بھی کھول زلف عنبریں ساقی!
ترے ہوتے فلک سے کیوں ہو شرمندہ زمیں ساقی!

یہ کس بھٹی کی دی تو نے شراب آتشیں ساقی
کہ پیتے ہی رگوں میں بجلیاں سی بھر گئیں ساقی

یہیں سے پاؤں گا ہر نعمت دنیا و دیں ساقی!
کہیں کیوں جاؤں تیرے میکدہ میں کیا نہیں ساقی!

جو تر دامن ہے تیرا' پاک دامانوں سے بہتر ہے
گریباں چاک ہے' اشکوں سے تر ہے آستیں ساقی

نہ چھیڑ اے محتسب میں ہوں مے وحدت کا متوالا
میں وہ مے خوار ہوں جس کے ہیں ختم المرسلیںؐ ساقی

سلامت تیرا میخانہ' سلامت تیرے مستانے
رہے گا رنگ عالم میں یہی تا یوم دیں ساقی

عجب مشرب ہے تیرا' تجھ کو اے مجذوب کیا سمجھیں
کہیں پیر مغاں تو ہے' کہیں میکش' کہیں ساقی

محمد سعید علوی، چکوال

اسلام میں ماں کے حقوق

یوں تو انسان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سی نعمتوں سے نوازا، زندگی کی ان تمام نعمتوں میں نعمت والدین ایک خاص حیثیت و اہمیت کی حامل ہے اور پھر اس میں بھی والدہ قدرت کی طرف سے خاص تحفہ ہے اور نعمت عظمیٰ ہے۔ آئین قدرت ہے کہ زچہ ماں کو بچہ کی پیدائش کے مختلف مراحل میں دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ پھر والدہ اپنے بچوں کی نشوونما کرنے میں اسے ہر طرح آرام پہنچانے کی خاطر اپنے شب و روز کے سکون و اطمینان کو قربان کردیتی ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ تمام مصائب و آلام اس کی اولاد کی بجائے خود اس کے گلے کا ہار بن جائے خواہ اس مقصد کے حصول کے لئے اسے پریشانیوں اور دکھوں کے سیلاب کی نذر ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔ بچہ کمزور اور بے اختیار ہوتا ہے تو والدین اس کی دست و بازو ہوتے ہیں والدین اس کی ہر احتیاج کو پورا کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں وہ انہیں خوش اور ہمیشہ خوشحال رکھنے کے لئے اپنی جان مارنے کی ترکیب بھی سوچ لیتے ہیں۔ والدین بالخصوص والدہ کی انس و محبت پر مبنی عظیم جذبات کے مدنظر رکھتے ہوتے رب قدرت نے بندوں کو تاکیدی حکم فرمایا:

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ اپنے پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف کے ساتھ اسے جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگ گئے۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق کی تاکید فرمائی، مگر ماں کو پھر خاص الگ کرکے گنا اور ان سختیوں کو جو اسے حمل وولادت اور دو برس تک اپنے خون کا عطیہ پلانے میں پیش آئیں جن کے باعث اس کا حق انتہائی افضل و اعلیٰ اور خاص الخاص اہمیت کا حامل ہوگیا ہے۔ اس طرح دوسری آیت مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے کہ اسے اس کی ماں نے سختی سے برداشت کرکے اپنے شکم میں اٹھائے رکھا ہے اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔" (القرآن)

اللہ رب العزت نے اپنے حق کے ساتھ ساتھ ماں باپ کے حق کی بھی تائید فرمائی والدہ کی سختیوں کو خاص اور واضح طور پر یہاں فرمایا ہے "اے بندے ماں کے حق کا خاص خیال کرو" معلوم ہوا کہ آدمی پر حق مادری زیادہ ہے اس لئے کہ ماں نے اسے اپنا خون پلاکر نشوونما کی۔ جبکہ باپ نے زر پلاکر پالا۔ مندرجہ بالا آیت سے پتہ چلا کہ بچے کی پیدائش سے پہلے بھی ماں کو صدہا تکلیفوں اور مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی والدہ کے حق کی زیادہ تاکید کی ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کی پھر کون ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کی پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ عرض کی پھر کون ہے؟ چوتھی مرتبہ سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا والد۔"

احکامات الٰہی اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات عیاں ہوجاتی ہے کہ آدمی پر اس کی ماں کا بہت حق ہے۔ اب اگر کوئی بدبخت اس نعمت کی ناقدری کرے اور اس کی خدمت بجا نہ لائے تو یہ اس کے نادان و گناہگار ہونے کی واضح علامت ہے انسان کی خوش بختی اور سعادت اسی امر میں مضمر ہے کہ وہ زندگی کے ہر اسٹیج اور ہر موڑ پر والدہ کے کسی بھی حکم کا نفی میں جواب نہ دے بلکہ سرخم تسلیم کرتے ہوئے تعمیل حکم بجالائے۔ بخاری شریف میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "بیشک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمادیا بلکہ ان حروف تحقیق کے ساتھ مزید تاکید فرمادی کہ لوگو! ماں کی نافرمانی بالکل حرام ہے اور اب ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ حرام اعمال کے مرتکبین کا ٹھکانہ نار جہنم ہے۔"

ان احکام الٰہیہ اور فرمان نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرتے ہوئے صرف اس بات کا خاص خیال رکھے کہ آدمی والدین کے کہنے پر کسی کو خداوند عالم کا شریک نہ ٹھہرائے اگر وہ شرک کا حکم دیں تو معصیت شرک میں ان کی اطاعت نہ کرے۔ احکامات ربی اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں خوب معلوم ہوا کہ والدہ کیسی نعمت ہے، کیا تحفہ ہے، اب ذرا دیکھیں کہ بزرگان دین نے اس تحفہ خداوندی

کی کس طرح عزت تکریم کی۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کو کوفہ کے ایک مشہور عالم دین اور واعظ عمرو بن ذر رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو فرماتیں بیٹا جاؤ یہ مسئلہ عمرو بن ذر رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھ آؤ' امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ تعظیم مادری کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمرو بن ذر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جا کر مسئلہ دریافت فرماتے عمرو بن ذر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں "آپ کے سامنے میں کیا حیثیت رکھتا ہوں۔" پھر دریافت فرماتے' عمرو بن ذر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں "آپ کے سامنے میں کیا حیثیت رکھتا ہوں؟ آپ تو امام العصر ہیں" امام فرماتے کہ "والدہ کی تسلی کے بتانے پر ہے' اس لئے ان کی دلجوئی اور تعمیل حکم ضروری سمجھتا ہوں۔" اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

اخبار ختم نبوت

گلگت میں قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیاں

ابو عمیر حیدر

شمالی علاقہ جات کے مرکزی شہر گلگت میں گزشتہ کچھ عرصہ سے قادیانی گروہ نے انتہائی خفیہ طریقے سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے یاد رہے کہ چند سال قبل گلگت میں قادیانی گروہ کا باقاعدہ ایک جماعت خانہ موجود تھا تاہم علماء کرام نے ان کی گھناؤنی سازشوں کو بے نقاب کیا تھا قادیانی گروہ کے سرگرم افراد گلگت چھوڑ کر چلے گئے تھے اور انتظامیہ نے جماعت خانہ بازار میں واقع احمدیہ لائبریری کو مقفل کر کے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی تھی۔ یوں تو قادیانی دنیا بھر میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف عمل ہے لیکن قادیانی مملکت خداداد پاکستان کے ایسے علاقوں میں جہاں عوام کو قادیانیوں کے بارے میں صحیح معلومات نہیں ہیں۔ ان علاقوں میں قادیانی خدمت خلق کی آڑ میں اپنے گمراہ کن عقائد پھیلانے کے لئے سادہ لوح اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف نوجوانوں کو مرتد بنانے کے لئے غیر محسوس طریقے سے کام کرتے ہیں۔ مذکورہ گروہ نے اب پاکستان کے انتہائی حساس عسکری اور جغرافیائی اہمیت کے حامل شمالی علاقہ جات میں مخفی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ قادیانی اپنی روایتی مکاری اور چالاکی سے سماجی خدمت اور صحافت کی آڑ میں مسلمانوں کے دین اور ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ان دنوں گلگت میں قادیانی جماعت کے ایک سرگرم رکن بشارت قادیانی ایک مقامی اخبار کی آڑ لے کر خود کو صحافی اور سماجی کارکن ظاہر کر کے عوام اور خواص کے ساتھ روابط بڑھانے میں مصروف ہے۔ جو نوجوانوں کو اپنے دام فریب میں پھانسنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ کبھی کھیل اور ثقافت تو کبھی کراٹے کے نام پر نوجوانوں کو جمع کرتے ہیں۔

قادیانی گروہ نے شمالی علاقہ جات بالخصوص گلگت میں اہم شخصیات اور سرکاری اداروں کے اعلیٰ افسران سے تعلقات استوار کرنے کے لئے قادیانی جماعت کے تربیت یافتہ کارکن بشارت احمد عرف بشیر ممند کو اہم ذمہ داری سونپی ہے' جس کا مشن سیاسی' سماجی' شخصیات اور سرکاری اہلکاروں سے تعلقات استوار کرنے کے علاوہ نوجوانوں کو ڈش انٹینا پر اتوار کے روز لندن سے سیٹلائٹ پر نشر ہونے والا قادیانیوں کا خصوصی پروگرام دکھاتا ہے' بشارت ممند جو گلگت میں قادیانیوں کے مرکز احمدیہ لائبریری جماعت خانہ بازار کے انچارج ہے نے سادہ لوح نوجوانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے کے لئے قادیانی عقائد کے پمفلٹ اور قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کراتے ہیں۔ بشارت ممند قادیانیوں کی سرگرمیاں خفیہ رکھنے کے لئے کسی قسم کا لٹریچر احمدیہ لائبریری سے باہر جانے نہیں دیتے ہیں۔ راقم نے اس سلسلے میں تحقیق کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے احمدیہ لائبریری سے جو مصدقہ معلومات حاصل کی ہیں وہ بڑی سنسنی خیز ہیں۔ متعدد نوجوانوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے احمدیہ لائبریری میں قادیانیوں کے ویڈیو کیسٹ' ٹیلی ویژن پر دیکھے ہیں اور جس میں قادیانی عقائد کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کے مرکز ربوہ سے ہر ہفتے

لٹریچر آتا ہے، جس میں مختلف قسم کے جرائد شامل ہیں جو قادیانی عقائد کے فروغ کے لئے شائع ہوتے ہیں۔یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ گلگت میں قادیانی مشنری کے سرگرم رکن بشارت محمد خود کو قادیانی ظاہر نہیں کرتا تاکہ ان کے گمراہ کن عقائد طشت ازبام نہ ہوں۔ اس سلسلے میں مزید انکشافات کی توقع ہے۔

قرآن پاک کی بے حرمتی قابل مذمت ہے (مولانا بشیر احمد)

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) ہول سیل نیو سبزی منڈی مارکیٹ سکھر میں ایران سے آنے والی سیب کی پیٹیوں میں قرآن پاک کے اوراق کو قینچیوں سے کاٹ کر ردی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے ہی ایرانی سیب کی پیٹیاں نیلامی کے لئے کھولیں تو قرآنی اوراق کی کترنیں کثیر تعداد میں برآمد ہوئیں۔ اس بے حرمتی پر سبزی منڈی مارکیٹ کے آڑھتیوں میں اشتعال پیدا ہوگیا، جس کے بعد سبزی منڈی مارکیٹ کے صدر آغا سید محمد شاہ کی طرف سے ایرانی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا اور سکھر کی مختلف مساجد میں خصوصاً جامع مسجد بندر روڈ میں حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب نے پرجوش نعروں کی گونج میں ایرانیوں کے اس قبیح فعل پر قرارداد مذمت عظیم اجتماع میں پاس کرائی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ایران سے احتجاج کریں کہ ایسی حرکات سے اہل اسلام خصوصاً مسلمانان پاکستان کے ایمانی جذبات مجروح ہوئے ہیں، اس سے تین سال قبل ہول سیل سبزی مارکیٹ کراچی میں بھی ایسا واقع ہو چکا ہے۔ لہذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مرکزی قائدین آغا سید محمد شاہ، حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب، محمد سعید شیخ صاحب، قاری عبدالحفیظ صاحب اور حافظ محمد حسین ناصر کی طرف سے ایرانیوں کے اس قبیح فعل پر بھرپور مذمت کی گئی۔

مولانا عبدالکریم قریشی کا انتقال
موت العالم، موت العالم کا مصداق ہے

جیکب آباد (پ ر) پاسبان ختم نبوت پاکستان کے بانی و چیف آرگنائزر جناب محمد ممتاز اعوان، مرکزی رہنما مجاہد نیاز احمد ہنگلانی نے ایک مشترکہ بیان میں جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ تحریک ختم نبوت کے بانی، سندھ کے عظیم روحانی پیشوا مولانا عبدالکریم قریشی کی وفات پر بہت دکھ و غم کا اظہار کیا اور جناب محمد ممتاز نے مزید کہا کہ مولانا مرحوم ایک بے باک مجاہد نڈر لیڈر تھے۔ مولانا نے ختم نبوت کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مریدوں کو حصہ لینے پر آمادہ کیا اور کہا کہ مولانا طالبان تحریک کے حامی تھے۔ خود مولانا افغانستان بھی گئے، مولانا کی موت، موت العالم، موت العالم کے برابر ہے۔ مولانا کی خدمات صدیوں تک یاد رہیں گی، مولانا جیسے بزرگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

خدمت خلق

حضرت ابوبکرؓ ضعیفوں، محتاجوں اور غریبوں کی مدد کو فرض سمجھتے تھے، مدینہ میں ایک اندھی بڑھیا رہا کرتی تھی، جس کی خبرگیری حضرت عمرؓ کے پہنچنے سے قبل ہی کوئی شخص اس بڑھیا کا سارا کام کاج کر جاتا تھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ یہ راز معلوم کرنے کے لئے صبح سویرے بڑھیا کے جھونپڑے میں پہنچے تو دیکھا خلیفہ رسول حضرت ابوبکرؓ وہاں کام میں مصروف تھے۔

صاحبزادہ "لالہ" حافظ محمد عابد مرحوم ہوگئے اور ہم ان کی پر خلوص رفاقت سے محروم ہوگئے ﴿محمد اشرف کھوکھر﴾

صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب ایک عظیم انسان تھے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو کر دارالبقا کی طرف رحلت فرما گئے "انا للہ وانا الیہ راجعون" صاحبزادہ صاحب مرحوم، جن کو مرحوم لکھتے ہوئے آنکھیں اشکبار، دل انتہائی غمزدہ اور روح لرزیدہ اور قلم لرزہ براندام ہے سے میری سب سے پہلی ملاقات ۱۱/مارچ ۱۹۸۸ء بروز جمعہ ۲۲/شعبان ۱۴۰۸ھ کو خانقاہ سراجیہ پر اس وقت ہوئی جب میرے والد صاحب مجھ "مریض دل" کو بغرض حصول شرف بیعت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ، خانقاہ پر لے گئے تھے، مجھے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا یہاں تک نشتر ہسپتال ملتان کے شعبہ امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر فاروق نذیر صاحب نے کہہ دیا کہ یہ کسی روحانی بیماری کے مریض ہیں تو بہر حال میری شکستہ، نکمی دل دیوانی تھی کہ جب میری صاحبزادہ مرحوم و مغفور سے خانقاہ سراجیہ پر پہلی ملاقات ہوئی۔ حضرت والا کی غیر موجودگی میں صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب جس مشفقانہ، ہمدردانہ اور پر خلوص انداز میں ملے، خیر و عافیت دریافت کی اور مجھے تسلی دی اور اسی دن ۱۱/مارچ ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک کو حضرت خواجہ خواجگان خان محمد مدظلہ سے بیعت ہونے میں میری رہنمائی فرمائی، میں تازیست فراموش کرنے سے قاصر ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عرصہ دس سال سے اور اب چار سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ساتھ باضابطہ وابستگی اور حصول سعادت صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب مرحوم کی ہمدردانہ، مشفقانہ اور مخلصانہ رہنمائی کی مرہون منت ہے۔

یا للاسف! صاحبزادہ صاحب ہمیں انتہائی سوگوار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اللہ رب العزت صاحبزادہ حافظ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ضروری اعلان

محدث اعظم، محقق العصر، ترمذیٔ وقت، شیخ الحدیث و التفسیر

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ و أعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

کی سوانح حیات ترتیب دینے کیلئے ہمیں آپ حضرات کا تعاون درکار ہے۔ اس سلسلے میں تمام قارئین سے بالعموم اور حضرت شیخؒ کے تلامذہ و احباب سے بالخصوص یہ گذارش ہے کہ اگر آپ کے پاس حضرت شیخؒ کی کوئی تحریر، واقعہ، خواب، اشعار، دورانِ درس کی کوئی بات، خط، مضمون یا ان سے متعلقہ کسی کی بھی تحریر یا اشعار وغیرہ ہوں تو ہمیں ذیل میں دیئے گئے پتے پر ارسال فرمادیں۔ خط میں اپنا نام پتہ اور مختصر تعارف بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

امید ہے تمام حضرات، حضرت شیخؒ کا حق سمجھتے ہوئے ہمیں اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں گے تاکہ اس عظیم المرتبت علمی و روحانی شخصیت کی سوانح حیات شایانِ شان طریقے سے ترتیب دی جاسکے اور ہمارے لئے بھی دعا فرماتے رہیں گے کہ اللہ ہم تمام برادران سے بھی دین کا کام لیتا رہے اور والد محترمؒ کی دو صد سے زائد تصانیف کی احسن طریقے سے طباعت کی توفیق بھی دے۔

نوٹ۔ والد محترمؒ کے تلامذہ سے خصوصی درخواست ہے کہ ان کے پاس اگر حضرت شیخؒ سے پڑھی ہوئی کسی بھی کتاب کی کوئی درسی تقریر موجود ہو تو اس کی ایک عدد نقل ہمیں بھی ضرور ارسال فرمائیں۔ ان شاء اللہ انہیں بھی طبع کروایا جائیگا۔ جزاکم اللہ أحسن الجزاء.

طالب دعا

عبد ضعیف **محمد زبیر** روحانی بازی استاذ الفنون، جامعہ اشرفیہ
ابن شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ
مکان نمبر۴ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور ۵۴۶۰۰
فون نمبر ۷۵۸۱۶۸۱- (۰۴۲)

REGD. NO. SS-160

KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ ختم نبوۃ

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم۔اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340